هٰذا بصائر للناس وهدًى ورحمة لقوم یوقنون

الحمد للہ و المنۃ کہ یہ رسالہ سعادت کا مقالہ جس میں جناب والد ماجد مولانا مولوی محمد سعید صاحب مرحوم محدث نے استفتاؤں کے

جواب دیئے ہیں المسمّٰی

سنہ ۱۳۲۳ھ

فتاویٰ سعیدیہ

حصہ اول

سنہ ۱۹۰۵ء

ع کتابٌ لِلمسائلِ جاءَ جامعٌ

حسب صلاح خیر خواہان اسلام باہتمام بندہ آثم محمد ابو القاسم سعدی ابن مولانا ممدوح

مطبع سعید المطابع واقع محلہ [illegible]نگر بنارس میں مطبوع ہوا

IMPERIAL LIBRARY
No. 2585
Date 24.1.34
CALCUTTA

I. E. 34
U
348.97
Mu656

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الکریم الوھاب۔ الذی اعطی من فضلہ من یشاء بغیر حساب نحمدہ علی ما اطال من فضلہ واطاب ۔ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الرحیم التواب ۔ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ المنتخب من اشرف الانساب ۔ وصلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الذین ھم اولو الالباب ۔ **اما بعد** پس احقر العباد بندہ آثم محمد ابو القاسم موحدین ومتبعین سنت نبویہ کی خدمت بابرکت مین گذارش کرتا ہے کہ جناب والد ماجد مولانا مولوی محمد سعید صاحب نے ۱۸ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ یوم یکشنبہ کو بعارضہ سکتہ اس دار الفرار سے طرف دار القرار کے رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ جناب والد ماجد مرحوم نے اپنے حین حیات مین جو بہت سے استفتاؤن کے جواب دیے تھے اونکے دو حصہ تھے مگر معلوم نہین کہ ایک حصہ کس خدا کے بندے نے لے لیا۔ اللہ اوسپر رحم کرے کہ اوس نے اپنا فائدہ سمجھکر دوسرون کو اوس کے فائدہ سے محروم کیا۔ اب اس خیال سے کہ یہہ حصہ بھی ضائع نہ ہوجاوے اور عام مسلمانون کو اس سے فائدہ ہو۔ قصد طبع کا کیا۔
واللہ الموفق والمعین ۔ علیہ توکلت والیہ انیب ۔

سوال اوّل - کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین

کہ ایک مسجد قدیم کے اوپر جدید تعمیر ہوتی ہے اِس غرض سے کہ موسم سرما مین نیچے کی مسجد مین اور گرما مین اوپر کی مسجد مین نماز ہوا کرے تاکہ نمازیون کو سردی گرمی کی تکلیف نہ اوٹھانی پڑے یا اللہ کوئی صورت مدرسہ کی کردے تو نیچے کی مسجد مین طالب علم اور اوپر نماز ہوا کرے اب ایک صاحب فرماتے ہین کہ جب تک نیچے کی مسجد کے چھت مین امام کے سر پر ایک سوراخ اتنا بڑا نہ ہو کہ اُسمین سے ایک آدمی نکل سکے اوپر کی مسجد مین نماز ناجائز ہے اور جو دریافت کیا کہ کس کتاب مین ہے تو نشان نہین دیتے اور ابو داود ترمذی دارمی مین ابی سعیدؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام پھر بھلا مسجد کی چھت پر نماز کیونکر نہ ہوگی ہم فہم مین نہین آتا۔ اِسکا جواب موافق قرآن وحدیث کے ہمرہ مدلل جلد جلد مرحمت فرمایئے کہ گم گشتہ راہ راست پر آوین اور آپ اجر خدا سے پاوین۔

محمد ریاست علی۔

الجواب

مسجد کے چھت کے اوپر جو لوگ نماز پڑھتے ہین نماز اونکی درست ہے بخاری جلد اوّل مین ہے باب اذا کان بین الامام وبین القوم حائط او سترۃ وقال الحسن لاباس ان تصلے وبینک وبینہ نھر وقال ابو مجلز یاتم بالامام وان کان بینھما طریق اوجدار اذا سمع تکبیر الامام۔ **ترجمہ** یہ باب ہے اِس امر کے بیان مین کہ جب درمیان قوم اور امام کے دیوار یا کوئی آڑ ہو حسن نے کہا اگر درمیان امام اور مقتدی کے نہر ہو تو کوئی حرج نہین ہے ابو مجلز نے کہا اگرچہ درمیان امام کے راستہ یا دیوار ہو تو بھی امام کی اقتدا کرے جب امام کی تکبیر کو سنتا ہو۔ پھر اوسکے بعد امام بخاری نے حدیث عائشہ رضؓ کو ذکر کیا ہے جس کا خلاصہ

یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم حجرہ مین چٹائی کے اندر نماز پڑہتے تھے صحابہ نے باہر سے
آپکی اقتدا کی - غرض اس حدیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ سوراخ کرنیکی
کچھ ضرورت نہین ہے - واللہ اعلم بالصواب -

حررہ محمد سعید عفی عنہ ۱۴ رجب ۱۳۱۲ھ

سوال

کیا فرماتے ہین محدثین معتبرین مسئلہ ذیل مین کہ ایک شخص نے موجود رہتے ہوئے
اپنی بی بی کے بہن حقیقی کو اوسکے عقد کیا بوجہ رواج ملک تھپچے سالی جو عقد مین
آئی اوسکی طرف سے لڑکا پیدا ہوا وہ مرد عقد کنندہ ازروے شرع مرتکب گناہ
کبیرہ کا ہے یا نہین - ہردو مرد و عورت شرع شریف مین زانی قرار دیجائینگے یا
نہین اور وہ لڑکا عند الشرع حرام زادہ ہے یا نہین اور آگے کی بی بی اوسکی بہن
حقیقی کو عقد کرنے کی وجہ سے حرام ہوگئی یا حلال رہی اور وہ لڑکا جنکے نطفہ سے
پیدا ہوا اوسکے میراث سے محروم ہے یا نہین +

الجواب

دو بہنون سے نکاح کرنا یعنی ایک بہن کے ہوتے دوسری بہن اوسکی سے نکاح
کرنا جیسا کہ سوال مین مذکور ہے جائز نہین ہے اللہ تعالی اپنے کلام پاک مین
فرماتا ہے سورہ نسا مین ہے وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف
یعنی اللہ نے حرام کیا ہے جمع کرنے کو درمیان دو بہنون کے مگر جو زمانہ جاہلیت
مین گذر گیا وہ معاف ہے تفسیر معالم التنزیل مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے
لا یجوز للرجل ان یجمع بین الاختین فی النکاح سواء کانت الاخوۃ بالنسب
او بالرضاع فاذا نکح امراۃ ثم طلقہا بائنا جاز لہ نکاح اختہا حاصل کلام کا
یہ ہے کہ اس شخص نے جسکا سوال مین ذکر ہے جو نکاح دوسرا کیا ہے وہ ناجائز ہے

اور وہ شخص مرتکب حرام کا عند الشرع ہے دونون مرد عورت زانی اور لڑکا جو پیدا ہوا وہ حرامی ہوگا اور حرامی وارث نہین ہوتا۔ پہلی بی بی حرام نہ ہوگی بلکہ حلال رہے گی بخاری جلد ثانی مین ہے کہ سالی سے زنا کرنے مین .... عورت حرام نہین ہوتی واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

از بنارس دارانگر ہم رجب ۱۳۱۳ھ

بجناب خاتمۃ المحدثین مولانا وشیخنا سید محمد نذیر حسین صاحب ادام اللہ ظلکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب کا والانامہ عرصہ ڈیڑھ ہفتہ کا ہوا شرف صدور لاکر موجب راحت کا ہوا۔ مسئلہ سانڈ مین ایک فتوی مین لکھ چکا ہون میری تحقیق اِس مسئلہ مین یہ ہے کہ سانڈ تحت مین ما اھل بہ لغیر اللہ کے داخل ہے جب کوئی چیز جاندار غیر اللہ کے نام سے بہ نیت تقرب کے پکاری گئی تو اوسمین خباثت اثر کرگئی حلت کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی۔ ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ مین ما جعل معنے مین ما سمی اللہ حیوانا بحیرۃ الخ کے ہین۔ کما فی فتح البیان وارشاد الساری یا ما شرع کے معنی مین کما قالہ الامام الرازی وغیرہ مفصل بحث مین اسکو انشاء اللہ تعالی بعد فراغت کے ایک رسالہ لکھونگا۔

رقیمہ نیاز محمد سعید عفا اللہ عنہ از بنارس محلہ دارانگر

۱۴ رجب ۱۳۱۳ھ

کیا فرماتے ہین علماء دین اِن مسائل مندرجہ ذیل مین۔

سوال اول سور کا بیچنا حرام ہے یا نہین **سوال دویم** شراب کا بیچنا حرام ہے یا نہین **سوال سوم** اگر کوئی ٹھیکہ دار اپنے سپاہی سے چھ روپیہ دیکر آٹھ روپیہ لکھواکر آٹھ روپیہ کا مطالبہ کرے تو وہ زائد نفع ہوگا یا سود۔ بینوا توجروا۔

جواب سوال اول و دوم

جاننا چاہیئے کہ بیچنا سور اور شراب کا حرام ہے بخاری جلد اول صٓ ۲۹۸ مین ہے

عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلے الله وسلم یقول عام الفتح وهو بمكة ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير یعنی جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے فتح مکہ کے سال رسول صلعم کو فرماتے سُنا کہ اللہ و رسول نے شراب اور مردار اور سور کا بیچنا حرام کیا ہے۔ اس حدیث کو مسلم وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بیچنا سور اور شراب کا حرام ہے اور ٹھیکہ بھی ایک قسم کی بیع ہوتی ہے تو یہ ٹھیکہ لینا دینا دونون حرام ہین اگر مرتکب اسکا حلال جان کر کرتا ہے تو کافر ہے ورنہ فاسق۔

جواب سوال سوم۔ دو روپیہ سپاہی سے ٹھیکہ دار کا زائد لکھانا یعنے چھ دیکر آٹھ لینا سُود ہے مناقع نہین ہے کیونکہ سُود یہی ہوتا ہے کہ بغیر کسی معاوضہ کے فائدہ حاصل ہو یہ دونوں روپیہ درحقیقت سُود ہے۔ اور بموجب قول اللہ تعالےٰ احل الله البيع وحرم الربو کے سُود حرام ہے مسلم مین ہے لعن رسول الله صلعم اكل الربو وموكله وكاتبه وشاهده یعنی لعنت کی ہے رسول اللہ صلعم نے سود لینے والے اور دینے والے اور لکھنے والے اور گواہ کو حاصل کلام یہ ہے کہ یہ دو روپیہ زیادتی کا حرام ہے اور یہ آمدنی مقبول نہین ہے اور ایسے کامون پر کسی مسلمان کو نوکری کرنا نہ چاہیئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ لا تعاونوا على الاثم والعدوان یعنی مت مدد کرو گناہ اور ظلم کی بات پر۔ ایسے کامون مین نوکری سے مدد کرنا نہ چاہیئے واللہ اعلم بالصواب ؁

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال

کیا فرماتے ہین علمائے دین اِس مسئلہ مین کہ سوتیلی دو بہنون کا نکاح مین جمع کرنا درست ہے یا نہین۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ سوتیلی دو بہنین علاتی کو جمع کرنا بھی درست نہین ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ولا تجمعوا بین الاختین۔ یعنی دو بہنون کو نکاح مین جمع مت کرو بہنین عام ہین خواہ حقیقی ہون خواہ علاتی یا اخیافی واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ۔

سوال

کیا فرماتے ہین علماء دین اِس مسئلہ مین کہ اگر کسیکا بڑا لڑکا اپنے باپ کے تجارت مین نِصف مال دیکر شریک ہو تو بعد مرنے باپ کے وہ لڑکا مثل اور وارثون کے وارث ہوگا یا بعد تقسیم کر لینے اپنے نِصف مال کے۔

بینوا توجروا۔

الجواب۔ صورت مرقومہ مین بیشک نِصف مال پسر کلان کا اور نصف مال مین جو باقی ہے ترکہ تقسیم ہوگا لکم ما کسبتم یعنی تمہارے لئے وہ ہے جو تمنے کمایا اب جو نِصف مال پسر کلان مین نزاع کرے وہ ظالم ہے۔

واللہ اعلم بالصواب ❖ حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال

کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل مین۔

۱- دو بہنین سگی سے نکاح کرنا کیسا ہے۔

۲- اور جو شخص فتوےٰ جواز کا دیوے وہ کیسا ہے۔

۳- اور جو شخص دو بہن سگی سے نکاح کئے ہو اوسکو امام مقرر کرنا کیسا ہے۔
۴- اور جو شخص باوجود سمجھانے و منع کے دو بہن سے نکاح کرے وہ کیسا ہے
بینوا توجروا۔

الجواب

جواب سوال اوّل - دو بہن سے خواہ حقیقی ہون یا علاتی نکاح کرنا یعنی دونون کو نکاح مین جمع کرنا حرام ہے ہان اگر ایک بہن مرجاوے تو پھر دوسرے سے کرسکتا ہے یا ایک کو طلاق دیدے تب بھی دوسری سے کرسکتا ہے جمع کرنا دو بہنون کو حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف یعنی حرام ہے کہ دو بہنون کو جمع کرو مگر یہ کہ پہلے گذرا۔

جواب سوال ۲ و ۳ و ۴ - جو شخص فتویٰ جمع کرنیکا نکاح مین دیوے وہ کافر ہے اوسکی امامت ناجائز ہے ایسے شخص کے ساتھ جب تک توبہ نکرے اکل شرب نہ چاہیئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال اوّل

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ زید نے ایک عورت کافرہ سے زنا کیا بعد ایک مدت کے اوسکی لڑکی (پہلے خاوند سے جو کافر تھا) آئی اور وہ بھی بیوہ ہے اور مسلمان ہوگئی آیا زید کو اوس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

سوال دوم

ایک عورت مسلمان آئی اور اوس نے بیان کیا کہ مین بیوہ ہون اِس مجرد بیان عورت پر ایک محمدی نے اوس سے نکاح کرلیا اور کچھہ تحقیقات اوسکی بیوہ

وغیرہ ہونے کی نکی تو آیا نکاح ہوا یا نہین۔۔

الجواب.

جواب سوال اول - جس عورت سے زنا کیا اوس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنے مین علمار کا اختلاف ہے علمار محدثین و امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک نکاح کرنا جائز ہے اونکی دلیل یہ ہے کہ حرمت نکاح کے واسطے کوئی دلیل قرآن وحدیث سے ہونی چاہیئے کوئی دلیل قرآن وحدیث سے پائی نہین گئی - اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ نکاح جائز نہین جیساکہ ہدایہ وشرح وقایہ مین مذکور ہے

جواب سوال دوم - عورت اگر نیک ہے تو اوسکا بیان نکاح کے واسطے کافی ہے حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح وغیرہ کے معاملہ مین حضرت صلعم نے عورت کے بیان کو کافی سمجہا ہے واللہ اعلم بالصواب -

حررہ محمد سعید عفی عنہ ۲۰ محرم یوم سہ شنبہ ۱۳۱۵ھ

سوال اول

ٹھیکہ گھاٹ اور مچھلی تالاب کی لینا شرعًا درست ہے یا منع -

جواب

گھاٹ کا ٹھیکہ لینے مین کسی طرحکی قباحت نہین معلوم ہوتی ہان البتہ مچھلی تالاب مین سے بطور ٹھیکہ یا بیع کے لینا یہ درست نہین ہے عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تشتروا السمك فی الماء فانه غرد رواہ احمد ترجمہ - ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت خرید و مچھلی کو پانی مین - بیشک یہہ دہوکا ہے -

سوال دوم

جو مسلمان پیشہ کاشتکاری کرتا ہے اور سود بھی لیتا ہے یعنی علاوہ پیشے سود خواری کے اور بھی پیشہ حلال کرتا ہے اوسکے یہان نوکری کرنا اور دعوت کھانا درست ہے یا نہین۔

جواب

جو مسلمان سود لیتا ہے وہ فاسق ہے فساق کی دعوت کھانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے حدیث مین آیا ہے نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اجابۃ دعوۃ الفاسقین۔

سوال سوم

رمضان شریف مین تراویح آٹھ رکعت پڑھنا اور بیس رکعت پڑھنا دونون درست اور سنت ہے یا فقط آٹھ رکعت اور بیس رکعت پڑہنا بدعت و گناہ ہے یا جائز ہے۔

جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت تراویح کا آٹھ رکعت تراویح اور تین رکعت وتر کل گیارہ رکعت ہے اور بیس رکعت کا پڑہنا نہ حضرت صلعم سے ثابت ہے نہ خلفائے راشدین سے بخاری شریف مین ہے عن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان مین گیارہ رکعت سے زیادہ نہین پڑہتے تھے۔ اور موطا امام مالک مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو حکم دیا کہ لوگون کو گیارہ رکعت پڑھا دین۔

سؤال چہارم

زنا لواطت وطی بہیمہ جلق زدگی کذب گوئی فحش بکنا غیبت کرنا چوری کرنا توبہ خالص سے معاف ہوتی ہے یا نہین اور توبہ خالص کرنے والا مثل بیگناہ کے ہے یا نہین بخاری شریف مین تائب گناہ کی نسبت کیا ثابت ہی۔

جواب

جو ان گناہون سے خالص توبہ کرے گا وہ مثل اوس شخص کے ہوگا جس نے گناہ نہین کیا ہے اور یہ حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ بخاری کی نہین ہے بلکہ ابن ماجہ کی ہے۔

سؤال پنجم

جمعہ کے روز خطبہ مین شعر اردو ترغیب حسنات کیواسطے پڑہنا درست ہے یا منع اور رمضان شریف مین الوداع پڑہنا اور عیدین مین الوداع پڑہنا جائز ہے یا مکروہ یا حرام۔

جواب

رمضان شریف اور عیدین مین الوداع پڑہنا بدعت ہے اسکا ثبوت قرون ثلثہ مین پایا نہین گیا اور خطبہ جمعہ مین اگر قرآن کے آیات اور حدیث پڑھ کر اوسکا مطلب لوگون کو سمجھا دین تو یہ جائز ہے۔ حدیث صحیح مسلم مین آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے اور اوس خطبہ مین لوگون کو نصیحت فرماتے تہے نصیحت ایسی صورت مین ہوسکیگی جب ترجمہ کیا جائے گا خطبہ مین شعرون کا پڑہنا ثابت نہین ہے۔

سؤال ششم

سید شیخ کو پٹھان یا اور کوئی قوم مسلمان پابند تقویٰ سے بیعت ہونا درست ہے

یا نہین اور ایک شخص کو کئی شخصون سے بیعت ہونا درست ہے یا نہین۔

جواب

بیعت سے کیا مراد ہے اگر بیعت سے توبہ مراد ہے تو درست ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم اور اگر بیعت سے مراد بیعت امامت کرنی ہے تو اوسکے واسطے شرط یہ ہے کہ امام کا قریشی ہونا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور خلفائے راشدین کے زمانہ مین یہی بیعت تھی اور اگر بیعت سے مراد یہ بیعت ہے جو پیرزادون مین مروج ہے جیسے بیعت خاندان چشتیہ اور سہروردیہ وغیرہ کے یہ بیعت بدعت ہے۔ بیعت توبہ کی جائز ہے اس طور پر کہ کسی پرہیزگار کے ہاتھ پر بیعت کرے گو وہ کسی قوم کا ہو کہ مین آپکے ہاتھ پر گناہون سے توبہ کرتا ہون یا نماز کا پابند رہونگا یا زکوۃ دیا کرونگا اور یہ بیعت ایک آدمی کے ہاتھ پر ہو یا متعدد آدمیون کے ہاتھ پر ہو درست ہے۔ صحیح مسلم مین عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم نے بیعت کی حضرت صلعم کے ہاتھ پر مسلمانون کے ساتھ خیرخواہی کرنیکے واسطے اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی لوگ بیعت کیا کرتے تھے جس سے جواز بیعت توبہ کا معلوم ہوتا ہے۔

سؤال ہفتم

تعزیہ بنانا اور اوسکے ترک مین نقصان مال اور اولاد سمجھنا اور بنانے مین محبت امامین شریفین سمجھنا کیا ہے بدعت ہے یا شرک۔

جواب

تعزیہ بنانا بدعت ہے اور اوسکے ترک مین نقصان مال اور اولاد سمجھنا شرک اور اوسکے بنانے مین کوئی محبت امامین کی نہین ہے۔

سوال ہشتم

ایک رئیس ہندو نے ایک طوائف کے کہنے سے مسجد پختہ بنوایا اپنے خزانہ سے یا اوس طوائف کے مال سے۔ لہذا اوسمین ثواب مسجد ہے یا مثل اور جگہہ کے نماز اوسمین ہوتی ہے۔

جواب

مال حرام سے جو مسجد بنائی جائے وہ حکم مین مسجد کے نہین ہے اوس مین نماز پڑہنا نہ چاہیئے۔

سوال نہم

جو شخص معتبر مسلمانون سے سنے کہ فلان فلان شخص تمہارا کھیت کاٹ لے گئے ہین یا اور کوئی نقصان کیا لہذا بعوض اوسکے وہ شخص بھی اوسکا نقصان کرے شریعت مین کیا حکم ہے۔

جواب

اگرچہ معتبر آدمی سے معلوم ہوا ہے کہ کسی نے اوسکا کوئی نقصان کیا ہے اوسکا بدلہ اوسکا نقصان نہ کرے حدیث سے ایسے ہی سمجھا جاتا ہے۔

سوال دہم

محرم مین جہان تعزیے جمع ہوتے ہین اکثر جگہہ کشتی و لکڑی وغیرہ کھیل ہوتے ہین وہان جانا بہ نیت دیکھنے تماشے کے درست ہے یا حرام۔

جواب

درست نہین ہے حدیث مین آیا ہے من کثر سواد قوم فھو منھم۔

سوال یازدہم

نماز مین آمین بالجہر کے نسبت اکثر لوگ آیۃ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ پیش کرتے

ہین لہذا جہر وخفی کس کو حجت ہے یعنی قوی جہر ہے یا خفیہ کہنا۔

جواب

حسب تفسیر مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ اِس آیۃ سے جہر کہنا آمین کا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر عباسی مین تفسیر کے ساتھ موجود ہے اور مفصل بحث اِسکی رسالہ سکین صفحہ ۲۹ تا ۳۲ مین قابل دید ہے۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال

۱- دار الحرب کی کیا تعریف ہے از روے قرآن وحدیث فرمایئن۔

۲- جس ملک مین کل احکام شرعی کیا عبادات اور کیا معاملات کے برتنے جانیکی ممانعت ہو وہ دار الحرب ہے یا نہین اور جہان بعض احکام کے برتنے کی مخالفت ہو عام اِس سے کہ بعضیت نوعی یا صنفی ہو یا شخصی وہ کیا۔

۳- اگر احکام شرعی کے برتنے کی ممانعت سے سلطنت یا ملک دار الحرب ہو جاتا ہے تو بعض مسلمانون کا روکا جانا شرط ہے یا کل یا اکثر یا نصف کا۔

۴- جس ملک مین حدود شرعی نہ جاری ہون اور نہ جاری کر سکین وہ دار الحرب ہوگا یا نہین۔

۵- جس ملک مین اہل اسلام حالت مجبوری مین مثلاً جیل وغیرہ (باوجود تمناے ادائے صلوٰۃ وصوم اگرچہ وہ اِس تمنا کے پہلے غیر مصلی وغیر صائم رہے ہون) اور صفات ذمیمہ اور ماثم کبیرہ کے ساتھ متصف رہے ہون صوم وصلوٰۃ پنجگانہ سے روکے جائین یا اوسکے کرنے سے معاقب ہون ایسے ملک پر دار الحرب کا اطلاق ہو سکتا ہے یا نہین علیٰ ہذا القیاس شراب پینے پر مجبور کیے جاوین دران حالیکہ وہ بخیال حرمت اوسکو نہ پینا چاہتے ہون یا بے ستری پر مجبور کیے جائین اور وہ بخیال لحن اللہ الناظر

والمنظور الیہ اس سے بیزار ہون +

الجواب

در مختار اور اوسکے شرح وغیرہ کتب مین ہے لا تصیر دار الاسلام دار حرب الا بامور ثلاثۃ باجراء احکام اهل الشرک وباتصالها بدار الحرب وبان لا یبقی فیها مسلم او ذمی آمنا بالامان الاول علی نفسه۔ یعنی دار اسلام دار الحرب نہین ہوتا مگر تین شروط سے اول یہ کہ احکام اہل شرک کے وہان جاری ہون ثانی دار الحرب سے متصل ہو۔ ثالث مسلمانون کو اونکی جان پر امن نہو فقہا کے نزدیک یہ تین شرطین ہین یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور صاحبین کے نزدیک ایک شرط ہے (هو اظهار حکم الکفر یعنی ظاہر ہونا حکم کفر کا۔) ان تعریفات پر کوئی دلیل نہین ہے۔ رسول اللہ صلعم کے حالات کے دیکھنے اور صحابہ کے واقعات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دار الحرب جس سے ہجرت واجب ہے وہ ہے کہ جس مین وہ مسلمان بطور امن اور اعلان کے عبادت نہ کرسکین جیسے مکہ معظمہ کا سابق مین حال تھا اگر مسلمان امن سے عبادت کرسکین اور پادشاہ وہانکا کافر ہو تو وہ دار الامن ہے جیسے حبشہ مین صحابہ نے ہجرت کی پادشاہ وہانکا نصاریٰ تھا مگر مسلمانون کو عبادت سے منع نہ کرتا تھا۔ ایسے ہی حال ہندوستان کا ہے کہ یہ دار الامن ہے مسلمان لوگ جمعہ عید وغیرہ شعار اذان ادا کرتے ہین نہ یہ دار الحرب ہے نہ دار الاسلام ہان جس صورت مین مسلمان اپنے ادائے فرائض سے روکے جائین تو یہ بھی دار الحرب ہوجائے گا واللہ اعلم بالصواب۔

۳ـ جس ملک مین ادا ر فرائض پر روک ٹوک ہو گو ایک ہی فرض پر ممانعت ہو وہ ملک دار الحرب ہے جیسی حالت سابق مکہ معظمہ کی تھی۔

۴ـ اگرچہ بعض مسلمان بھی ادائے فرائض سے روکے جاوین تو بھی وہ ملک

دار الحرب ہے کل کی کچھ ضرورت نہین۔

۴ ۔ حدود کا قائم کرنا امام کا کام ہے نہ ہر مسلمان کا ملک حبشہ مین جہان رسول اللہ صلعم نے صحابہ کو ہجرت کا حکم دیا وہان حدود وغیرہ کچھہ قائم نہ تھین فقط مسلمان اپنی جان ومال پر مامون ہوکر عبادت کرتے تھے۔ غرض جس ملک مین حدود شرعی نہ جاری ہون وہ دار الحرب نہین ہوسکتا۔ آجکل کے زمانہ مین مکہ معظمہ ومدینہ منورہ روم شام مصر کسی ملک مین حدود شرعیہ جاری نہین ہین پھر بھی انپر اطلاق دار الحرب کا نہین کیا گیا حدود شرعیہ کے جاری کرنیکی ہر مسلمانکو تکلیف نہین دی گئی ۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۵ ۔ اگر کسی ملک کی ایسی حالت ہو جیسے کہ سوال خامس مین ہے تو ایسا ملک بیشک دار الحرب ہے ایسے ملک سے ہجرت کرنی فرض ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال

جب اقامت ہوتی ہو اور کوئی جماعت مین ملجائے تو بعد ادائے فرض بجماعت سنت فجر جو اُس نے پہلے نہین پڑھی پڑھ سکتا ہے یا نہین۔

جواب

جس نے فجر کی سنت نہین پڑھی اور جماعت مین شریک ہوگیا (اس وجہ سے کہ حدیث مین آیا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ ترمذی صفحہ اور بیہقی مین ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر نیل الاوطار جلد ۲ یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اوس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب قائم کیجاوے نماز تو نہین ہے کوئی

نماز مگر فرض کیسی ہے پوچھا یا رسول اللہ اور نہ فجر کی دو سنتین حضرت نے فرمایا اور نہ فجر کی سُنتین) تو یہ شخص بعد نماز فرض قبل طلوع آفتاب کے بھی فجر کی سُنتین پڑھ سکتا ہے۔

صحیح ابن حبان مین ہے۔ حدثنا اسحاق بن خزیمة و وصیف بن عبد اللہ الحافظ قال حدثنا الربیع بن سلیمان قال حدثنا اسد بن موسی قال حدثنا اللیث بن سعد قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ قیس بن قہد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح ولم یکن رکع رکعتی الفجر فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فرکع رکعتی الفجر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الیہ فلم ینکر علیہ۔ قیس بن قہد سے روایت ہے کہ اونھون نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ صبح کی نماز فرض پڑھی حالانکہ اوس نے فجر کی دو رکعتین سُنت نہین پڑہی تھی تو جب رسول اللہ صلعم نے سلام پھیرا تو وہ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو رکعتین سُنت پڑھ لی اور رسول اللہ صلعم اونکی طرف دیکھتے تھے اور اُسپر انکار نہین کیا۔ اعلام اہل العصر ص۵۹ سنن دارقطنی مین ہے۔ حدثنا ابو بکر النیسابوری ثنا الربیع بن سلیمان ونصر بن مرزوق قالا ثنا اسد بن موسی ثنا اللیث بن سعد عن یحیی عن ابیہ عن جدہ انہ جاء والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوٰۃ الفجر فصلی معہ فلما سلم قام فصلی رکعتی الفجر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ھاتان الرکعتان قال لم اکن صلیتھما قبل الفجر فسکت ولم یقل شیئا۔ یحیی اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ وہ آئے حالانکہ نبی صلعم فجر کی فرض پڑھتے تھے تو اونھون نے بھی حضرت کے ساتھ نماز پڑہی اور جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فجر کی دو رکعتین سنّت پڑھ لی تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ دو رکعتین کیسی تو اونھون نے کہا کہ مین نے انکو قبل فرض کے نہین پڑھا تھا تو آپ چُپکے رہے اور کچھہ نہین فرمایا۔ اعلام ص۶۰۔ اِن دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ جو شخص قبل پڑھنے فجر کی دو رکعت سنت کے جماعت مین شریک ہوگیا وہ بعد فرض قبل طلوع آفتاب فجر کی سُنتین پڑھ سکتا ہے۔ رہا ترمذی کا کہنا کہ قیس بن قہد کی روایت مرسل ہے

سو وہ ایک خاص طریق کی سنت کہتے ہین جس کو انہون نے اپنی کتاب مین لایا ہی نہ ہر طریق۔ اور نیز مرسل بھی حنفیون کے نزدیک حجت ہے۔

واضح ہو کہ ملا صاحب نے جو حدیثین نقل کی ہین وہ فجر کی سنت کی فضیلت مین ہین اون حدیثون کو اِس بحث سے کچھہ تعلق نہین۔

سوال

ایک عورت کا نکاح کے وقت غلطی سے نام بدلکر نکاح پڑھا دیا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہین؟

جواب

یہ نکاح جائز ہے کیونکہ گھر مین اوس نام کی دوسری کوئی عورت نہین ہے اور ناکح بھی جانتا ہے کہ عورت منکوحہ وہی ہے فقط نام کی غلطی ہے غلطی کو اللہ تعالےٰ نے معاف فرمایا ہے۔ جیسا کہ حدیث مین ہے عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیہ

سوال

کالا خضاب کیسا ہے۔

جواب

نہایت ممنوع ہے جیسا کہ حدیث مین ہے عن جابر قال اتی بابی قحافۃ یوم فتح مکۃ و راسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا الشی واجتنبوا السواد رواہ مسلم یعنی لائے گئے ابو قحافہ (ابوبکر صدیق کے باپ) فتح مکہ کے دن حالانکہ اونکا سر و اونکی ڈاڑہی ثغامہ (ایک درخت ہے جسکا پھل نہایت سفید ہوتا ہے) کیطرح سفید تھا تو نبی صلعم نے فرمایا بدل ڈالو اسکو کسی سے اور بچو کالا کرنے سے

سوال

کبیرہ گناہ کو سُبک جان کر کیا اوس کا حکم ہے +

جواب

جس نے کبیرہ گناہ باوجود کبیرہ معلوم کرنے کے کیا وہ نافرمان و عاصی ہی کیونکہ حضرت رسول اللہ صلعم نے اوس سے بچنے کو فرمایا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اجتنبوا السبع الموبقات قال یارسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوٰ واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات متفق علیہ جو اوس سے نہ بچا اور جان بوجھ کر کیا وہ نافرمان ہے اور جو نافرمان ہوا رسول کا وہ نافرمان ہوا اللہ کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ اور اوسکے رسول کی داخل کرے گا اوسکو اللہ جہنم میں اور اوسکے لئے عذاب ہے ذلیل کرنے والا - جیسا کہ اس آیت میں ہے من یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین یعنی جس نے نافرمانی کی اللہ اور اوسکے رسول کی اور بڑھا اوسکے حدود سے تو اللہ داخل کرے گا اوسکو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کو اور اوسکے لئے عذاب ہے ذلیل کرنے والا +

سوال

ایسے مشرک و بدعتی کی امامت درست ہے یا نہیں جو اپنے اِس فعل سے انکار کرتا ہے -

جواب

جب آدمی اپنے فعل بد کو بد جانتا ہے اور اوس سے انکار کرتا ہے تو ایسا آدمی ظاہرا نیک ہے اور نیک آدمی کو امام بنانا درست ہے - جیسا کہ اِس حدیث میں ہے - اجعلوا ائمتکم خیارکم رواہ الدار قطنی - یعنی بناؤ اپنا امام جو نیک ہو +

سوال

بعد نماز عیدین مصافحہ درست ہے یا نہین۔

جواب۔ بدعت ہے کیونکہ قرون ثلاثہ مین اسکا ثبوت نہین ہے۔

سوال

اذان سے پہلے درود باآواز بلند بول کر اذان شروع کرنا جائز ہے یا نہین۔

جواب۔ ناجائز ہے اِس لئے کہ یہ بھی قرون ثلاثہ مین نہین پایا گیا۔

سوال

کوئی شخص کسی سے سود لے اور اوس مین معاملہ کرے وہ معاملہ حرام ہے یا حلال اور سود کے لینے مین اور سود کے دینے مین کیا فرق ہے۔

جواب

سودی روپیہ سے فائدہ اوٹھانا اور اوسکو تجارت مین لانا حرام ہے کیونکہ سود حرام ہے تو نفع بھی حرام ہے۔ اور سود کی حرمت مین کسیکو کلام نہین جیساکہ اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے احل اللّٰہ البیع وحرم الربٰو۔ یعنی اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سُود کو حرام۔

اور سود کا دینے والا اور لینے والا دونون برابر ہے جیساکہ اِس حدیث مین ہے۔ عن جابر قال لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اٰکل الربٰو وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء یعنے رسول اللّٰہ صلعم نے سُود کھانے والے اور کھلانیوالے اور اوسکے لکھنے والے اور اوسکے گواہون پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہین۔

سوال

سُود خوار کی امامت جائز ہے یا نہین اور اوسکی نکاح خوانی و اوسکی گواہی

یسی ہے +

جواب

سود خوار آدمی برا ہوتا ہے اور ایسا آدمی امامت کے لائق نہین کیونکہ حضرت صلعم نے
فرمایا ہے تم اپنا امام نیک آدمی کو بناؤ - جیسا کہ اِس حدیث مین ہے اجعلوا ائمتکم
خیارکم - تم بناؤ اپنا امام نیک آدمی کو - ایسے آدمی کو نکاح خوان وگواہ بنانا
بھی ٹھیک نہین - والسلام -

سوال

اپنی چچی وچچیرے بھائی کی لڑکی اور ممانی سے نکاح درست ہے یا نہین حالانکہ اونکے
شوہر نے انتقال کیا -

جواب

چونکہ چچی اور ممانی اور چچیرے بھائی کی لڑکی یہ تینون عورتین اون محرمات سے (جنکو اللہ
تعالےٰ نے اپنے کلام پاک حرمت سے والمحصنٰت تک مین ذکر فرمایا ہے) نہین ہین اور نہ
اونکے اعلےٰ واسفل سے لہذا اون سے نکاح جائز ہے اوسکی حرمت کی کوئی دلیل نہین
اور اصل ہر چیز مین حلت ہی - واللہ اعلم بالصواب - اور قرآن مین صاف ہے کہ
احل لکم ما وراء ذلك ان تبتغوا باموالکم -

سوال

کوئی شخص اپنی بی بی حاملہ کو پورا مہر ادا کرکے طلاق دیا بعد تولد کے اِس سے رجوع
کرسکتا ہے یا نہین - اوس سے نکاح درست ہی یا نہین -

جواب

بعد تولد کے اوس مرد نے اگر اپنی بی بی سے نکاح کرلیا تو درست ہے اللہ نے فرمایا ہی
واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ینکحن ازواجهن اذا تراضوا بینهم

بالمعروف - اورجب تم طلاق دو بیبیون کو پس وہ پہونچین اپنی مدت کو پس مت روکو انکو (فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف) اون عورتون کو اِس سے کہ وہ نکاح کرین اپنے شوہرون سے جب وہ آپس مین راضی ہوجائین - اِس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جب میان بی بی راضی ہوجائین تو نکاح کرسکتے ہین واللہ اعلم بالصواب +

سوال

چند تجار کپڑونکی تجارت مین ایک رواج قائم کی ہے کہ خریدار کو تین مہینے کے میعاد پر مال قرضہ دیتے ہین اگر خریدار ایک مہینے مین قرضہ مبلغ ادا کردیگا تو فیصدی پانچ روپیہ بابت معاوضہ بقایا دو مہینے کے خریدار کو بائع واپس دیتا ہے اسکو انگریزی لفظ مین ڈسکونٹ کہتے ہین - سوال دیگر علی ہذا -

الجواب سوال اوّل و دوم

جب کوئی تاجر یہ ضابطہ و رواج مقرر کرے کہ جو کوئی ہم سے مال خریدے اور اوسکی قیمت دو ماہ خواہ تین ماہ کے بعد دے تو اوس سے فیصدی پانچ روپیہ یا اس سے کچھ کم بیش کے حساب سے زیادتی لیجائیگی اور اگر اندر میعاد معین کے قیمت ادا کردیگا تو اوسی حساب سے اوسکو واپس دیا جائیگا تو بیشک یہ زیادتی سود ہے اور سود حرام ہے قرآن مین احل اللہ البیع وحرم الربوا بیشک اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو - اور سود کے لینے والے دینے والے دونون برابر ہین - عن جابر قال لعن رسول اللہ صلعم اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء مسلم -

ہان اگر کوئی تاجر یہ ضابطہ مقرر کرے کہ جو شخص ہم سے دس روپیہ سے زائد کی چیز خریدے تو اوسکو اوسی وقت فی روپیہ ایک پائی یا دو پائی کے حساب سے واپس دیجائیگی اور زیادتی کا خواہان نہین تو اِس مین کوئی مضائقہ نہین کیونکہ زیادتی نہین جو سود کہا جاے -

سوال

چند تاجرون مین یہ رسوم ہے کہ نقد خرید مال مین فیصدی تین روپیہ بائع خریدار کو واپس دیتا ہے اسکو بھرت کہتے ہین۔

جواب - یہ واپس دینا بائع کا شئی معیّن کا درست ہے اِس لئے کہ یہ ایک قسم کا احسان ہے سُود سے اسکو کوئی تعلق نہین۔ واللہ اعلم بالصواب ؛

سوال

تیرہ ۱۳ برس کے لڑکے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہین حالانکہ وہ چند پارہ قرآن کا حافظ بھی ہے

جواب - درست ہے بشرطیکہ اوس مسجد مین وہ لڑکا اورون سے قرآن جانتا ہو۔ جیسا کہ بخاری مین ہے - عن عمرو بن سلمۃ قال کنا بماء ممر الناس یمر بنا الرکبان نسألھم ما للناس ما ھذا الرجل فیقولون یزعم ان اللہ ارسلہ اوحی الیہ کذا فکنت احفظ ذلك الکلام فکانما یغری فی صدری وکانت العرب تلوم باسلامھم الفتح فیقولون اترکوہ وقومہ فانہ ان ظھر علیھم فھو نبی صادق فلما کانت وقعۃ الفتح بادر کل قوم باسلامھم وبدر ابی وقومی باسلامھم فلما قدم قال جئتکم واللہ من عند النبی حقا فقال صلوا صلوۃ کذا فی حین کذا فاذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن احدکم فلیؤمکم اکثرکم قرآنا فنظروا فلم یکن احد اکثر قرآنا منی لما کنت اتلقی من الرکبان فقدمونی بین ایدیھم وانا ابن ست اوسبع سنین وکانت علی بردۃ کنت اذا سجدت تقلصت عنی فقالت امرأۃ من الحی الا تغطون عنا است قارئکم فاشتروا فقطعوا لی قمیصا فما فرحت بشیء فرحی بذالك القمیص - عمرو بن سلمہ کہتے ہین کہ ہم راستہ پر پانی کے کنارہ تھے سوار لوگ ہمارے پاس سے گذرتے تھے ہم اون سے پوچھتے تھے کہ لوگون کا کیا حال ہے اس آدمی کا کیا حال تو وہ لوگ کہتے تھے وہ آدمی (رسول) کہتا ہے کہ اللہ نے اوسکو بھیجا ہے اللہ نے اوسکی طرف وحی کی ہے اللہ نے اوسکی طرف وحی کی ہے اس طرح مین یاد کرتا تھا اوس

کلام کو پس گویا کہ وہ کلام ملجاتا تھا میرے سینہ مین اور عرب لوگ انتظار کرتے اپنے اسلام
مین مکہ کے فتح ہونے کا اور کہتے تھے کہ اوسکو چھوڑدو اور اوسکی قوم کو اگر وہ اونپر غالب آیا
تو نبی سچا ہے پس جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے اسلام مین جلدی کی اور میرے باپ اور میری
قوم بھی اپنے اپنے اسلام مین جلدی کی پس جب وہ آئے (حضرت کے پاس) تو کہا کہ مین آیا
ہون تمہارے پاس سچے نبی کے پاس سے سو کہا کہ تم نماز پڑھو ایسی ایسے وقت مین اور جب
آجاوے نماز کا وقت تو اذان کہے کوئی اور امام بنے جو تم مین قرآن خوب جانتا ہو پس
لوگون نے دیکھا تو کوئی نہین تھا ایسا جو ہم سے قران زیادہ جانتا ہو اس لئے کہ مین نے سوارون
سے سیکھ لیا تھا تو لوگون نے مجھکو آگے کیا حالانکہ مین چھ سات برس کا لڑکا تھا اور مجھپر ایک
ایسی چادر تھی کہ جب مین سجدہ کرتا تو مجھ سے سمٹ جاتی (چھوٹے ہونیکے سبب سے) تو جماعت سے
ایک عورت نے کہا کہ کیون نہین تم ڈھانکتے ہو اپنے امام کی چوتڑ تو لوگون نے کپڑا خریدا
اور میرے لئے کرتا بنا دیا پس مین نہ خوش ہوا کسی چیز سے جیسا کہ مین اس کرتے کے سبب خوش
ہوا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لڑکا اگرچہ چھ سات برس کا ہو اور جماعت
مین وہ سب سے قرآن زیادہ جانتا ہو تو وہی امامت کے لائق ہے واللہ اعلم بالصواب
اسی سے دوسرے سوال کا جواب بھی معلوم ہو گیا کہ جو قرآن غلط پڑہتا ہو وہ امامت کے
لائق نہین +

سوال

ایسی عورت جو فاحشہ بے پردہ ہو تمام بازارون مین آیا جایا کرتی زنا کار ہو اوس کے
ہاتھ کا کھانا کیسا ہے۔

جواب - ایسی عورت کے پکائے ہوئے کھانے مین کوئی حرج نہین اوسکے برے
اعمال سے کھانا برا نہین ہو جاتا اوسکے کھانے کی برائی کی کوئی دلیل نہین ہان ایسی عورت
کو گھر مین رکھنا اوسکو گھر مین آنے دینا نہ چاہیئے بلکہ ایسی آدمی کو گھر سے نکال دینا چاہئے

جیسا کہ بخاری مین ہے عن ابن عباس لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال و المترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم واخرج فلانا واخرج فلانا - ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے لعنت کی ہے اون مردون پر جو اپنی ہیئت عورتون کی طرح بنائین اور اون عورتون کو جو اپنی ہیئت مردون کیطرح بنائین - اور حضرت نے فرمایا تم ایسے لوگون کو اپنے گھرون سے نکالو اور حضرت نے فلانے کو نکالا اور فلانیکو - اس سے معلوم ہوا کہ اہل معاصی کو پارسا و پرہیزگار آدمی اپنے گھر مین نہ آنے دے اگر آجاے تو اوسے نکال دے *

سوال

تعویذ لکھنا کیسا ہے -

جواب - درست ہے بشرطیکہ الفاظ شرکیہ و بدعیہ نہون - ابو داؤد و ترمذی مین ہے - عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا فزع احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون فانہا لن تضرہ وکان عبد اللہ ابن عمر یعلمہا من بلغ من ولدہ ومن لم یبلغ منہم کتبہا فی صک ثم علقہا فی عنقہ - عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تمہارا نیند مین گھبراے (یعنی رات کو نیند نہ آئے بیداری ہو) تو دعا (اعوذ سے ان یحضرون تک) پڑھے - اور سکھے عبد اللہ بن عمر وسکھلاتے تھے یہ دعا وس لڑکے کو جو بالغ ہوتا اور چھوٹا ہوتا تو یہ دعا کاغذ مین لکھکر اوسکے گلے مین لٹکا دیتے -

سوال

قرآن شریف جو رمضان مین پڑھا جاتا ہے حافظ لوگون کو کچھ قرآن پڑھائی دیجائے کیسا ہے اور اگر حافظ صاحب مانگین تو کیسا ہو -

جواب

اگر حافظ صاحب نے کچھہ مقرر نہین کیا کرایا قرآن سُننے والون نے یون ہی بغیر طلب کے حافظ صاحب کی خدمت کی جو مناسب دیکھا دیا تو کوئی حرج نہین یہ احسان ہے اور احسان کرنا اچھی بات ہی۔ ہان اگر حافظ صاحب کچھہ مقرر کرین کرائین تو بُرا ہے اُنھون ثواب اخروی سے ہاتھو دھویا اپنے عمل کی مزدوری لے لی۔

سوال

ایک عورت صحیح النسب شریف النسب کا ایک مرد ولد الزنا سے نکاح ہوا۔ اب عورت کہتی ہے کہ مین ایسے خاوند کے پاس نہین جاؤنگی اگر مین اوسکے پاس گئی تو میرے لڑکے بھی حرامی ہونگے اور ولد الزنا سے نکاح درست نہین۔ اور ولد الزنا دوزخی ہی ایسا ہی اوسکے والدین بھی کہتے ہین۔ یہ کہنا عورت اور اوسکے والدین کا کیسا ہی۔

الجواب۔ عورت یا اوس کے والدین کا یہ کہنا بالکل خلاف اور بے دلیل ہی کسی آیت اور حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ ولد الزنا کے لڑکے حرامی ہین اور اوسکا نکاح درست نہین اور وہ دوزخی ہے۔ ہان آنحضرت ؐ نے یہ فرمایا ہے کہ جنکے خلق اور دین کو پسند کرو اوس سے نکاح کردو اگر نہ کروگے تو بڑا فساد ہوگا۔ آدمی کے خلق اور دین کو دیکھنا چاہیئے اگر وہ بذاتہٖ اِن دونون باتون مین اچھا ہے تو اوس سے نکاح درست ہے ایسا آدمی جب نکاح کا پیغام دے تو اوس سے نکاح کرلینا چاہیئے نہین تو فساد ہوگا جیسا کہ ابن ماجہ مین ہی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم اذا اتاکم من ترضون خلقہ و دینہ فزوجوہ ان لا تفعلوا تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض۔ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آئے تمہارے پاس وہ جس کے خُلق اور دین کو پسند کرتے ہو تو اوس سے نکاح کردو اگر نہ کروگے تو زمین میں فتنہ ہوگا اور بڑا فساد۔ ہان اگر عورت راضی نہین ہے تو خلع کرالے ایسی صورت مین

ملع درست ہے۔ جیساکہ اوسی ابن ماجہ مین ہے عن ابن عباس ان جمیلۃ بنت سلول
بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت واللہ ما اعیب علی ثابت فی دین ولا خلق
لکننی اکرہ الکفر فی الاسلام لا اطیقہ بغضا فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تردین علیہ حدیقتہ قالت نعم فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاخذ منہا
حدیقتہ ولا یزداد۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جمیلہ سلول کی بیٹی نبی صلعم کے
پاس آئی اور اوس نے کہا اللہ کی قسم مین ثابت پر اوسکو دین اور خلق مین عیب نہین
لگاتی لیکن مین ناپسند کرتی ہون ناشکری اسلام مین اور مین بغض نہین رکھ سکتی
تو فرمایا اوس سے نبی صلعم نے کیا تو پھیر دیگی اوس پر اوسکی باغ کو (جو مجھکو مہر مین دیا ہے)
اوس نے کہا ہان تو رسول اللہ صلعم نے اوسکو حکم دیا کہ ثابت اپنا باغ لے لے اور
زیادہ نہ لے۔ واللہ اعلم بالصواب ؎

سوال

وبا وطاعون مومن کے حق مین رحمت ہے یا قہر خدا ہے۔ اور بعض شہر مین جب
وبا کا مرض پھیلتا ہے تو وہان کے مقتدا و پیشوا لوگون کو جمع کرکے تسبیحات پڑہتے
اور اذان بولتے اور لوبان وعود و بتیان جلاتے و دعا مانگتے ہر ہر گلی پھرتے ہین اور
شب ساتوین شب بعد ادائے معمول کے ایک بکرا سورہ یٰسین پڑہکر دم کرکے ذبح کرکے وہ
گوشت تمام شہر مین بٹواتے ہین۔ یہ عمل کرنے سے وبا دفع ہوتی ہے آیا یہ فعل شریعت سے
ہے یا بدعات محدثات سے ہے۔

الجواب۔ وبا طاعون مومن کے واسطے رحمت ہے مسند امام احمد جلد اول صفحہ ۱۹۶
مین ہے عن رجل کان شہد طاعون عمواس قال لما اشتعل الوجع قام ابو عبیدۃ
بن الجراح فی الناس خطیبا فقال ایہا الناس ان ہذا الوجع رحمۃ ربکم ودعوۃ
نبیکم وموت الصالحین قبلکم۔ زاید حاضر ہوئے طاعون عمواس مین تو کہا کہ جب

بڑھگئی بیماری طاعون تو کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن جراح لوگون مین خطبہ سناتے
پس کہا اے لوگو بیشک یہ بیماری رحمت ہے تمہارے رب کی اور دعا ہے تمہارے
نبی کی اور موت ہے تمہارے اگلے صالحون کی - اور دوسری روایت مین یہ بھی ہے کہ
حضرت صلعم نے فرمایا المطعون شہید والمبطون شہید۔ اس حدیث سے بھی
معلوم ہوتا ہے کہ وبا و طاعون مومن کیواسطے رحمت ہین۔ اور اسکے دفع کے لئے۔ جو
لوگون نے اذان و تسبیحات وغیرہ نکالے ہین وہ بدعت ہین قرون ثلاثہ مین ان کا
ثبوت نہین۔

سوال

نماز تراویح اول وقت و بجماعت مسجد مین افضل ہے یا تنہا آخر شب مین - اور یہ سنت کفایہ
ہے یا کیا -

الجواب - یہ نماز تراویح کرکے حدیث مین مذکور نہین بلکہ یہ نماز قیام لیل تہجد
وتر کرکے حدیث مین آئی ہے - اس نماز کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص
آخر شب مین اوٹھنے سے ڈرے وہ اول شب مین پڑھے اور جو آخر شب مین اوٹھنے کی طمع
رکھے وہ آخر شب مین اس وقت کی نماز مشہود و افضل ہے اول شب سے۔ مسلم مین ہے۔
عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر
اولہ ومن طمع ان یقوم آخرہ فلیوتر آخر اللیل فان صلوۃ آخر اللیل مشھودۃ وذلک
افضل - مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو ڈرے اس سے کہ
آخر شب مین اوٹھے تو وہ اول شب مین وتر پڑھ لے اور جو طمع کرے آخر شب اوٹھنے کا وہ آخر
شب مین وتر پڑھے اس لئے کہ آخر شب کی نماز مین فرشتہ حاضر ہوتے ہین اور یہ افضل
ہے - اور حضرت نے فرمایا کہ نفل نماز کو مسجد سے گھر مین پڑھنا افضل ہے - بخاری و مسلم
مین ہے - عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد من حصیر

فصلے فیہا لیالی حتی اجتمع علیہ ناس ثم فقد وا صوتہ لیلۃ وظنوا انہ قد نام فجعل بعضہم یتنحنح۔ لیخرج الیہم فقال ما زال بکم الذی رأیت من صنیعکم حتی خشیت ان یکتب علیکم ولو کتب علیکم ما قمتم بہ فصلوا ایہا الناس فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ۔ زید بن ثابت سے روایت ہی کہ نبی صلعم نے چٹائی کا حجرہ بنایا مسجد مین اور اوس مین نماز پڑھی چند راتین یہان تک اونکے پاس لوگ جمع ہونے لگے تو ایک رات آپکی آواز سننے مین نہ آئی تو لوگون نے گمان کیا کہ آپ سو گئے تو بعض آدمی کھنکھارنے لگے کہ حضرت اونکی طرف نکلین پس فرمایا حضرت نے ہمیشہ رہا ساتھ تمہارے وہ جو مین نے دیکھا تمہارے کام یہانتک کہ مین ڈرا کہ تم پر فرض ہو جائے اور اگر فرض ہو جائے تو تم اُسکو کر نہ سکو گے سو اے لوگو نماز پڑھو اپنے گھر و نمین اِس لئے کہ افضل نماز آدمی کی اوسکے گھر مین ہے مگر فرض نماز۔

اِن دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ نفلی نماز گھر ہی پڑھنا بہتر ہے اور جو آدمی آخر شب مین نہ اوٹھے تو اول ہی شب مین اگر گھر ہی مین جماعت ہو تو گھر ہی مین افضل ہے اور گھر مین جماعت نہ ہو سکے تو مسجد مین با جماعت پڑھے اِس لئے کہ حضرت نے مسجد مین پڑھی ہے چونکہ آپ کو خوف ہوا کہ کہین فرض نہ ہو جائے اِس غرض سے فرمایا کہ تم لوگ گھر مین پڑھلو جب آپ نے انتقال فرمایا تو خوف جاتا رہا اسی خیال سے حضرت عمر رضہ نے مسجد مین با جماعت قیام لیل کو شروع فرمایا اور آپکا بدعت کہنا یہ باعتبار لغت کے ہے نہ باعتبار شرع کے شرعی بدعت نہین۔

سوال

رمضان مین مسلمانون کو کوئی ختم قرآن کر کے سنانا کیسا ہے۔

جواب۔ درست و جائز ہے اِس لئے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلعم کو سناتے تے اور رسول اللہ صلعم اونکو۔ ہر سال ایک دفعہ حضرت جبرئیل رسول اللہ صلعم پر قرآن پیش کرتے اور جس سال مین آپکا انتقال ہوا اوس سال مین دو مرتبہ جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ رضہ سے

معلوم ہوتا ہے عن ابی ھریرۃ قال کان یعرض علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم القرآن عام مرۃ فعرض علیہ مرتین فی العام الذی قبض وکان یعتکف کل عام عشرا فاعتکف عشرین فی العام الذی قبض - رواہ البخاری ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ پیش کیا جاتا تھا نبی صلعم پر قرآن ہر سال ایک مرتبہ پس پیش کیا گیا آپ پر دو مرتبہ اوس سال مین جس مین وفات پائی اور اعتکاف کرتے تھے ہر سال دس روز پس اعتکاف کیا بیس روز جس سال وفات پائی ...... وفی روایۃ یعرض علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن فاذا لقیہ جبرئیل کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ - بخاری ومسلم - ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلعم پیش کرتے تھے جبرئیل پر قرآن کو اور رسول اللہ صلعم سے جب جبرئیل ملتے تھے تو آپ کی سخاوت بہتی ہوا سے زیادہ تیز ہو جاتی تھی - ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ رمضان مین پورا قرآن سُننا سُنانا درست ہے - واللہ اعلم -

سوال

ایک بدعتی فاسق فاجر مرتکب گناہ کبیرہ ایک ثیبہ عورت موحدہ پر دعوی کرتا ہے کہ مینے اس سے نکاح کیا اور اسپر تین گواہ بھی لاتا ہے اور یہ تینون گواہ اوس محلے کے نہین بلکہ ایک اوس بستی کے دوسرے محلہ کا اور دو گواہ ناکح کے بستی کے ہین اور تینون گواہ بدعتی اور مخالف اہل حدیث ہین جب عورت سے دریافت کیا گیا تو وہ نکاح سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ مجھسے نکاح نہین ہوا ہان وہ میرے گھر آیا اور اوس نے مجھسے بلا اطلاع میرے ولی کے نکاح چاہا تو مین نے انکار کیا میرے انکار پر بگڑا اور مجھپر ظلم وستم کرنا چاہا تو مین مجبور ہو کر ہون ہان کر دیا مگر مین راضی نہین حالانکہ اوسکی تین اور بیبیان موجود ہین اوس نے ایساہی زبردستی دو ایک دوسری عورتون کو لیگیا - اسکے بعد ولیون نے اوسی عورت کا نکاح ایک دوسرے مرد صالح سے کر دیا مگر جب نکاح ثانی مین ولیون کو کچھہ شک ہوا تو دوبارہ اوسی مرد ناکح ثانی سے پھر نکاح کر دیا مین بعینہ

کے بعد ولیون نے اوسی عورت کا اوسی مرد ناکح ثانی سے پھر نکاح کر دیا۔ اب فرمایئے کہ ان نکاحون سے کون نکاح معتبر ہے یعنی ناکح اول کا نکاح یا ناکح ثانی کا اگر ثانی کا معتبر ہے تو کونسا نکاح اول یا آخر۔

الجواب

نکاح ناکح جابر کا غیر صحیح و جائز نہین دو وجہ سے اول یہ کہ عورت ناخوش و ناراض و منکر نکاح ہے۔ جب عورت راضی نہین تو نکاح اوسکا صحیح نہین بخاری صـ ۷۱ مین ہے عن خنساء بنت خدام الانصاریة ان اباها زوجها وهی ثیب فکرهت ذلک فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد نکاحها۔ خنساء سے روایت ہے کہ اوسکے باپ نے نکاح کر دیا اور وہ ثیبہ تھی تو اوس نے اِس نکاح کو پسند نہین کیا پس وہ آئی رسول اللہ صلعم کے پاس پس رد کر دیا حضرت نے اوسکی نکاح کو۔ پس جب حضرت صـ نے بوجہ ناراضی عورت اوسکے باپ کے نکاح کو جائز نہ رکھا تو غیر کا نکاح بغیر رضامندی عورت کے بدرجہ اولی مردود ہوگا۔ دوم عورتون کو چاہیئے تھا کہ اپنے ولی سے اجازت لے لیتی اور بغیر اجازت ولی کے نکاح باطل ہے جیسا کہ ترمذی صـ ۱۳۹ مین ہے عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأة نکحت بغیر اذن ولیها فنکاحها باطل فنکاحها باطل فنکاحها باطل۔ عائشہ رضـ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کرے بے اذن ولی کے تو نکاح اوسکا باطل ہے نکاح اوسکا باطل ہے نکاح اوسکا باطل ہے۔ جب اِن حدیثون سے مدعی جابر کا نکاح درست و صحیح نہوا تو ولیون نے جو دوسرے مرد صالح سے نکاح کر دیا ہے وہ نکاح صحیح و درست ہے اور اول ہی نکاح اوسکا معتبر ہے دوسرے دو لغو ہین۔

سوال

پوجنے کی چیز بن بنا کو دینا کیسا ہے اور وہ بنانے والا کیسا ہے۔

جواب

بتون کا بنانے والا گنہگار ہے۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا لا تعاونوا علے الاثم والعدوان یعنی مت مدد کرو گناہ پر اور ظلم پر۔ بتون کا بنانا گویا گناہ پر مدد کرنا ہے۔ اور بنا کر دینے سے کیا غرض اگر بیع کرتا ہے تو بھی حرام ہے جیسا کہ بخاری مین ہے حرم رسول اللہ صلعم بیع الاصنام یعنی رسول اللہ صلعم نے بتون کے بیع کرنے کو حرام فرمایا ہے اور مُفت دیتا ہے تو وہی گناہ پر مدد کرنا ہے اور مدد کرنا گناہ پر منع ہے جیسا کہ اوپر کی آیت سے معلوم ہوا +

سوال

زید نے اپنی بی بی کو غصہ کی حالت مین ایک ہی دفعہ تین طلاق دی جب غصہ ٹھنڈھا ہوا تو مغموم ہوا اور متفکر ہوا پس یہ عورت اوسپر حرام ہے یا حلال اوسکو طلاق واقع ہوئی یا نہین۔

الجواب

زید کو چاہئے کہ اپنی عورت سے رجوع کرلے وہ اوسپر حرام نہین ہوئی رسول اللہ صلعم کے وقت مین بھی ایک آدمی نے ایسا ہی کیا تھا حضرتؐ نے اوسکو رجوع کرنیکو فرمایا اور عورت کو اوسپر حرام نہ ٹھہرایا۔ جیسا کہ اِس حدیث مین ہے عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال طلق رکانة بن عبد یزید اخو بنی المطلب امرأته ثلاثا في مجلس واحد فحزن عليها حزنا شديدا قال فسأله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف طلقتها فقال طلقتها ثلاثا فقال في مجلس واحد قال نعم قال فانما تلك واحدة فارجعها ان شئت قال فراجعها فكان ابن عباس يرى انما الطلاق عند كل طهر۔ یعنی رکانہ بن عبد یزید اخو بنی المطلب نے اپنی عورت کو ایک ہی مجلس مین تین طلاق دی پس اوسپر نہایت مغموم ہوا۔ ابن عباس نے کہا پس پوچھا اوسکو

سول اللہ صلعم نے کہ تو نے اوسکو کس طرح طلاق دی تو اوس نے کہا کہ مین نے اوسکو تین طلاق دی
حضرت نے فرمایا کہ ایک ہی مجلس مین اوس نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو یہ ایک ہی ہے تیرا جی چاہے
وع کرے ابن عباس رض نے کہا کہ اوس نے رجوع کر لیا مسند امام احمد صفحہ ۲۶۵ جلد اول ابن عباس
طہر مین طلاق دینے کو روا رکھتے تھے۔ پر رسول اللہ صلعم اور ابوبکر رض کے زمانے مین اور کچھ دنون
رض کے خلافت مین تین طلاق ایک ہی گنی جاتی تھی ہان عمر رض کے زمانہ مین جب لوگ بار بار
ہی حرکت کرنے لگے تو انھون نے تین کو تین جاری کیا جیسا کہ اس حدیث ان ابا الصہباء
ل لابن عباس ہات من ھناتک الم یکن الطلاق الثلاث علی عہد رسول اللہ صلی
لہ علیہ وسلم وابی بکر واحدۃ فقال انہ قد کان ذلک فلما کان فی عہد عمر تتابع الناس
الطلاق فاجازہ علیہم۔ یعنی ابو صہبا نے ابن عباس رض سے کہا سنیئے یہان کیا نہین تھی تین
ق رسول اللہ صلعم اور ابوبکر رض کے زمانہ مین ایک ابن عباس رض نے کہا بیشک ایک ہی
ی جب عمر رض کے زمانہ مین لوگ کثرت سے تین طلاق دینے لگے تو انھون نے تین ہی جاری
ی مسلم صفحہ سے معلوم ہوتا ہے دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زید کی عورت
پر حرام نہین بلکہ حلال ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم اور ابوبکر رض اور کچھ دنون
رض کے زمانہ مین تین طلاق ایک جلسہ کی ایک ہی گنی جاتی تھی ہان جب لوگ کثرت سے
ہی کرنے لگے یعنی ایک ہی جلسہ مین تین طلاق دینے لگے تو عمر رض نے تین کو تین ہی کر دیا۔
یہ کرنا حضرت عمر رض کا تنبیہاً تھا نہ تشریعاً۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال

کوئی شیعہ مسجد بنوا کر وقف کر دے تو اوس مسجد مین نماز پڑھنا درست ہے یا نہین۔
ہتا ہے اس مسجد مین نماز پڑھنا نادرست ہے عمر کہتا ہے درست نہے۔

واب۔ بیشک مسجدین خاص اللہ کی ہین اللہ نے فرمایا ان المساجد للہ قران مجید

پارہ ۲۹ سورہ جن۔ جب کسی نے مسجد بنائی تو اوسیکی ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکو اپنے ملک سے نکال دے ساتھ علیحدہ کرنے راستہ کے اور لوگون کو اوسمین نماز پڑھنے کی اجازت دے ہدایہ مطبوعہ مصطفائی جلد ۲ صـ ۶۲۴ مین ہے اذا بنی مسجد الم یزل ملکہ عنہ حتی یفرزہ عن ملکہ بطریقہ ویاذن للناس بالصلوٰۃ فیہ آیت قرآنی سے معلوم ہوا کہ مسجد اللہ کی ہوتی ہے اور ہدایہ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ جب مسجد کے بنوانیوالے نے مسجد بنوا کر لوگون کو نماز پڑھنے کی اجازت دیدی تو بانی کے ملک سے نکل گئی اب اوسمین ہر مسلمان نماز پڑھ سکتا ہے علیٰ ہذا جب زید معلوم نے مسجد بنوا کر نماز پڑھنے کی عام اجازت دیدی تو اوسمین نماز پڑھنا درست ہے بکر کا قول کہ (اس مسجد مین نماز پڑھنا نادرست ہے) بالکل ناصواب ہے اور عمرو صواب پر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ محمد سعید +

سوال

ایک محلہ کے لوگ وہان کی مسجد کے اخراجات کے واسطے آپس مین چندہ کرکے مبلغ جمع کیا کرتے ہین اس مسجد کے اخراجات سے زائد مبلغ بچا ہوا ہے یہ مبلغ اور کسی شہر کی مسجد کی تعمیر مین یا اور کسی دینی مصرف مین خرچ کرنا درست ہے یا نہین۔

الجواب

درست ہے اس لئے کہ اہل محلہ کی غرض کار خیر مین صرف کرنا ہے تو جب محلہ کی مسجد کے صرفہ سے مبلغ بچ رہے تو اوسکو دیگر مقام کی مسجد کی تعمیر یا اور کوئی کار خیر مین صرف کرنا درست ہے کوئی مانع شرعی نہین۔ واللہ اعلم۔

سوال

ایک شخص عمداً محض اپنی فوقیت وحماقت جتلانے کے لیے قرآن مجید کو بے توقیری تمام کورٹ لیگیا ایا یہ شخص مسلمان رہا یا نہین۔

الجواب۔ اسلام کے ارکان خمسہ سے قرآن مجید کی توقیر کوئی رکن نہین ہے لہذا حق قرآن مجید کی

توقیر نہ کی وہ اسلام سے خارج نہین ہوسکتا ہان یہ فعل اوسکا ناروا و ناسزا ہے اور مرتکب اسکا گنا ہگار ہے سائل نے یہ نہین لکہا کہ اوس شخص نے قرآن کی کیا بے توقیری کی جسکا جواب مفصل دیا جاے ہان کسی غرض سے قرآن مجید کو کورٹ مین لیجانا منع نہین ہی جیسے بمقابلہ مخالفین اپنے دعوے کے ثبوت مین کسی آیت کا حاکم کو دکھلانا یا بوقت فرصت اوسکا تلاوت کرنا چنانچہ رسول اللہ صلعم نے ہرقل بادشاہ کافر کو جو خط لکہا تھا اوس مین آیات قرآنی بھی لکھے تھے۔ اگر کفار کے یہان قرآن لیجانا مطلقاً منع ہوتا تو حضرت صلعم کیون آیات قرآنی ہرقل کو لکھکر بھیجتے۔ اور جس جگہہ یہ خوف ہو کہ اگر قرآن کو ہم کفار کے یہان لے جائینگے تو کفار کے ہاتھ لگ جائے گا اور وہ قرآن کی بے ادبی کرینگے تو ایسے مقام پر قرآن کا لیجانا منع ہے حدیث مین آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع کیا کہ کفار کی لڑائیون مین قرآن مت لیجاؤ ایسا نہو کہ کفار کے ہاتھ چڑھ جائے اور کفار اوسکی بے ادبی کرین تو ایسی جگہہ قرآن کا لے جانا بیشک منع ہے ورنہ منع نہین ہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال

مولوی عبد السلام پوتے جناب میان صاحب نے لکہا ہے کہ طلاق ثلاثہ سے ایک طلاق رجعی مراد ہوتی ہی اور مولوی رشید احمد صاحب نے اسکے خلاف لکہا ہی محاکمہ درمیان مولوی عبد السلام اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کیا ہے ؟

الجواب

جو جواب مولوی عبد السلام صاحب نے لکہا ہے موافق احادیث مرفوعہ کے ہے صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۴۷۷ مین ہے عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلعم و ابی بکر و سنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلاث واحدۃ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلعم مین اور زمانہ حضرت ابوبکر صدیق مین اور دو برس خلافت حضرت عمر رض تک تین طلاق ایک ہی شمار کی جاتی تہین۔ اور دوسری روایت اوسی صفحہ صحیح مسلم مین یون ہے عن ابی صہباء قال لابن عباس اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدۃ علی عہد النبی

صلے اللہ علیہ وسلم وابی بکر وثلاثا من امارۃ عمرؓ فقال ابن عباس نعم - اِس روایت کا بھی حاصل وہی ہے اور مسند امام احمد جلد اول ص ۲۷۰ مین بھی ہے اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ابن عباسؓ کا یہی مذہب تھا کہ طہر مین ایک طلاق واقع ہوتی ہے - جو مولوی رشید احمد صاحب نے بعض آثار صحابہ کے نقل کئے ہین وہ بقاعدہ حنفیہ جسکو شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ مین نقل کیا ہے قول الصحابی حجۃ عندنا اذا لم تنفیہ شئ من السنۃ یعنی قول صحابی کا ہمارے نزدیک حجت ہے جب تک اوسکو کوئی شئ سنت سے نفی نکرے - چہ جائیکہ مسند امام احمد اور ابو داؤد مین ابن عباس کا فتویٰ موافق حدیث کے موجود ہے - واللہ اعلم بالصواب -

حررہ محمد سعید عفی عنہ -

سوال

اگر کوئی لڑکی نابالغ بغیر رضامندی اپنے باپ دادا کے نکاح کرے تو درست ہے یا نہین -

الجواب

جس صورت مین کہ لڑکی ابھی بالغ نہین ہوئی ہے بغیر رضامندی اپنے باپ دادا کے نکاح نہین کرسکتی عن ابی موسیٰ عن النبی صلعم قال لا نکاح الا بولی رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی یعنی ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا نہین نکاح ہوتا مگر ولی کی اجازت سے - ہان اگر لڑکی بیوہ یا ثیبہ ہو تو بموجب حدیث بخاری الایم احق بنفسہا من ولیہا - یعنی بیوہ عورت اپنے ولی سے زیادہ مستحق ہے اجازت ولی کی لینا اوسکو ضرور نہین - لڑکی باکرہ کو ضرور ہے کہ بغیر اجازت اپنے ولی کے نکاح نکرے - اوسکی مان یا اوسکی طرف کے لوگون کی ولایت معتبر شرع مین نہین ہے فقط

واللہ اعلم بالصواب - حررہ محمد سعید عفی عنہ -

سوال

مردہ جانور کا بیع کرنا حرام ہے یا حلال ۔

الجواب ۔ بیع مردہ جانور کی حرام ہے ۔ مسلمان اوس کو بیع کر کے نفع نہین اوٹھا سکتا ۔ بخاری شریف جلد اول کے صفحہ ۲۹۸ مین ہے عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول عام الفتح وھو بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام ۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق انھون نے رسول اللہ صلعم سے سنا سال فتح مکہ مین فرماتے تھے حالانکہ آپ مکہ مین تھے کہ بیشک اللہ و رسول اوسکے نے بیع شراب و مردہ و سور و بتون کو حرام کیا ہے ۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ کی بیع حرام ہے جب بیع حرام ٹھہری تو اوس سے بیچکر کیسے آدمی نفع اوٹھا سکتا ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

سوال

وہ عورت جس کا شوہر مفقود ہو کیا کرے ۔

الجواب ۔ جس عورت کا خاوند گم ہو جاوے کوئی خبر اثر نہ آوے تو حسب فتوی حضرت عمر رضہ وہ عورت بعد چار برس کے چار ماہ دس یوم عدت گذار کر نکاح کر سکتی ہے ۔ موطا امام مالک مین ہے ۔ عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قال ایما امراۃ فقدت زوجھا فلم یدر این ھو فانھا تنتظر اربع سنین ثم تعتد اربعۃ اشھر و عشرا ثم تحل صفحہ ۲۰۹ موطا ۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ نے فرمایا جس عورت کا خاوند گم ہو جاوے اور معلوم نہو کہ وہ کہان ہے تو وہ عورت چار برس انتظار کرے پھر چار ماہ دس یوم عدت گذارے پھر حلال ہو گئی یعنی اب اُسکو اختیار ہے کہ نکاح کر لے واللہ اعلم بالصواب ۔

سوال

مہر عورت کا کس قدر ہونا چاہیئے ۔

الجواب ۔ اللہ تعالی نے فرمایا واتوا النساء صدقاتھن نحلۃ یعنی دو عورتون کو مہر اونکا خوشی سے

قرآن سے کوئی تعین مہر کی معلوم نہین ہوتی مگر سنت یہی ہی کہ مہر زیادہ نہ باندھی حسب حیثیت مقرر کرے
مشکوۃ صفحہ ۲۷۷ مین ہی عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو کانت مکرمة فی الدنیا
وتقوی عند الله لکان اولیٰکم بها نبی الله صلعم ما علمت رسول الله صلعم نکح شیئا من نسائه ولا
انکح شیئا من بناته علی اکثر من اثنتی عشرة اوقیة رواه احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن
ماجة والدارمی۔ عمر بن خطاب رضؓ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت عمر رضؓ نے خبردار ہو مہر مین زیادتی مت کرو
اگر یہ دنیا مین اچھا ہوتا اور اللہ کے نزدیک بہتر ہوتا تو نبی صلعم اس سے اولیٰ ہوتے۔ مین نہین جانتا کہ رسول
اللہ صلعم نے اپنا نکاح کیا ہو کسی عورت سے اور نہ نکاح کر دیا کسی بیٹی کا زیادہ بارہ اوقیہ سے (اور ایک اوقیہ
چالیس درہم کا ہوتا ہی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیادتی مہر کی اچھی نہین جس قدر ہو سکے مہر معین کری واللہ اعلم۔

سوال

اذان کے بعد پھر نمازیونکو الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہکر پکارنا کیسا ہے۔

الجواب۔ بعد اذان کے پھر نمازیون کو الصلوۃ الصلوۃ کہکر پکارنا بدعت ہی اور داخل ہے
من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد مین۔

سوال

بعد تحصیل علم تفسیر وحدیث وغیرہ کے اور علوم کا سیکھنا جائز ہے یا نہین۔

الجواب۔ بعد تحصیل علم تفسیر وحدیث وغیرہ کے اور علوم کا سیکھنا جائز ہے خواہ علم انگریزی
ہو خواہ ہندی۔ بخاری شریف مین ہی کہ رسول اللہ صلعم نے زید بن ثابت کو یہود کا علم سیکھنے کی
اجازت دی تھی یہ شعر جو سائل نے لکھا ہے حجت شرعیہ نہین ہی نیز تاویل اوسکی ممکن ہی جو ماسوائے علوم
مذکورہ کو علم دین سمجھکر پڑھے وہ خبیث ہی واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ۔ ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ

سوال

مجلس میلاد شریف بہیئت کذائی فرض ہے یا سنت۔ قرآن شریف کو جلانا۔ پھاڑنا کیسا ہی۔

الجواب ۔ میلاد شریف جس طرح اس زمانہ مین مروج ہی نہ فرض ہی نہ سنت نہ نفل بلکہ بدعت ہی اسکے بدعت ہونیکے لئے یہی کافی ہی کہ قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر مین پایا نہین گیا نہ آئمہ اربعہ یا اونکے شاگردون سے اسکی کچھہ سند ہی۔ اجرا اسکا پادشاہ ابو المظفر سے ہوا جو اسکے نفل یا سنت یا وجوب کا مدعی ہو وہ دلیل شرعی پیش کرے۔ قرآن شریف وحدیث شریف کی تعظیم کرنی چاہیے۔ جو بلاوجہ قرآن جلاوے و پھاڑے اہانتاً ایسا کرے تو کافر ہے ورنہ فاسق۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ ۲۹ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ

سوال

زید کہتا ہی کہ (ض) مشا (ظ) ہے نہ دال اور عمرو کہتا ہے کہ (ض) مشابہ (دال) ہی۔

الجواب قول زید کا ٹھیک ہی عمرو کا قول ٹھیک نہین ہی۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر مین فرماتے ہین چنانچہ تفسیر ابن کثیر مطبوعہ مصر جلد اوّل کے صفحہ ۲۵ مین والصحیح من مذاہب العلماء انہ یغتفر الاخلال بتحریر ما بین الضاد والظاء لقرب مخرجیہما وذلک ان الضاد مخرجہا من اول حافۃ اللسان وما یلیہا من الاضراس ومخرج الظاء من طرف اللسان الخ سلف کے زمانہ مین بڑے لغوی و مذہب سلف کے جاننے والے اصمعی و ابن الاعرابی ہین ابن خلکان نے ابن الاعرابی کے ترجمہ مین نقل کیا ہی وجائز فی کلام العرب ان یعاقبوا بین الضاد والظاء فلا یخطئ من یجعل ہذہ فی موضع ہذہ الخ ابن خلکان جلد اوّل۔ حاصل انکا یہ ہی کہ کلام عرب مین ضاد و ظا مین کوئی فرق نہین ہی جو ضاد کی جگہہ ظاء پڑھے اوسکی خطا نہین ہے ضاد مشابہ ظاء کے ہے نہ دال کے دال پڑھنے سے نماز مین خرابی آتی ہی واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفی عنہ۔

سوال

آمین بالجہر اور رفع الیدین نہین کرنے سے نماز ہوتی ہی یا نہین۔

الجواب ۔ جو شخص نماز مین رفع الیدین نہ کری اور آمین بالجہر نہ کہی اوسکی نماز ناقص ہوگی کیونکہ رسول اللہ صلعم نے ہمیشہ رفع الیدین کیا آمین بالجہر کہی کسی حدیث صحیح سے یا حسن سے آپکا رفع الیدین کو نماز مین ترک کرنا یا آمین بالسر

کہنا ثابت نہین ہے اور حضرتؐ نے فرمایا ہی صلو کما رأیتمونی اصلی۔ یعنی تم اسیطرح سے نماز پڑھو
جیسے مجھکو نماز پڑھتے دیکھا ہی۔ حکم یہ ہے کہ تم ایسی نماز پڑھو جیسے رسول کریم صلعم پڑہتے تھے۔ اور آپکی نماز
رفع الیدین و آمین بالجہر کے ساتھ تھی جو شخص خلاف اِسکے نماز پڑھی تو اوس نے حضرتؐ کی طرح نماز نہ پڑھی
واللہ اعلم بالصواب۔

سوال

جو شخص حالت نفاس مین وطی کرے تو اوسپر کیا کفارہ آدے گا۔

الجواب۔ نفاس حیض مین وطی کرنا منع ہی حیض مین تو کفارہ آیا ہی لفاس مین کوئی کفارہ
نہین آیا۔ استغفار کری۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید ۱۹ رجب یوم چہار شنبہ سنہ ۱۳۲۰ھ

سوال

جو شخص مرا اور اپنی بی بی اور دو چچازاد بھائیون کو چھوڑا۔

الجواب۔

مسئلہ ۴/۴۸ — اصغر علی

زوجہ	ابن العم	ابن العم
زینت النسار	قاضی نعمت علی	مددعلی
۱/۴	۳/۴	۱/۳
۱۲	۳۶	

مسئلہ ۶ — تبائن — مف ۳ مددعلی

زوجہ	زوجہ	اخ	زوجہ اصغرعلی
مندال بی بی	کلثوم بی بی	نعمت علی	زینت النسار
۱/۴	۱/۴	۳/۶	محروم
۱/۳	۱/۳	۱۸	

المبلغ ۶۴

الاحیاء			
زوجہ اصغرعلی زینت النسار	قاضی نعمت علی	زوجہ مددعلی مندال بی بی	زوجہ ثانیہ مددعلی کلثوم بی بی
۱۶	۴۲	۳	۳

بعد تقدیم ما یتقدم علی الارث اعنی تجہیز و تکفین و دیون جسمین مہر بھی داخل ہے اور وصایا عن الثلث کے

ترکہ مسمی اصغر علی کا چونسٹھ ۶۴ سہام پر منقسم ہوگا جنمین سولہ ۱۶ زینت النسا زوجہ اصغر علی کو بیالیس ۴۲ قاضی نعمت علی کو تین تین ہر دو زوجہ مدد علی کو ملینگے۔ ھذا فی کتب الفرائض۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ از بنارس محلہ دارانگر ۱۹ رجب یوم چہار شنبہ ۱۳۲۰ھ۔

سوال

سورہ فاتحہ نہ پڑہنے سے نماز ہوگی یا نہین۔ اور زیر ناف ہاتھ باندہے اور ضاد کو دواد پڑہنا کیسا ہے۔

الجواب۔ بغیر پڑہنے سورہ فاتحہ خلف امام کے نماز نہ ہوگی حدیث بخاری و مسلم مین آیا ہے لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب یعنی جو سورہ فاتحہ نہین پڑہتا اوسکی نماز نہین ہوتی تفصیل اسکی رسالہ تعلیم المبتدی مین مذکور ہے۔ ایسے ہی رسول اللہ صلعم سے زیر ناف ہاتھ باندھنا کسی روایت صحیحہ سے ثابت نہین ہے۔ اور ضاد مشابہ ظا کے ہے نہ دال کے جیسا کہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین اور عماد ابن کثیر نے اپنی تفسیر ابن کثیر مین اسکی بحث لکھی ہے اور مولوی عبدالحی صاحب مرحوم نے بھی اپنے فتاوے مین اسکا فیصلہ کیا ہے۔ ۲۸ رجب یوم جمعہ ۱۳۲۰ھ

سوال

ایک شخص نے اپنی بی بی سے تین مرتبہ کہا کہ مین نے تجھکو آزاد کردیا بعد مین دونون راضی ہوگئے۔

الجواب۔ واضح ہو کہ یہ لفظ آزاد کردیا اگر مراد اس سے طلاق ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہین جیسی نیت شوہر کی ہوگی اوسیکے موافق حکم ہوگا۔ بخاری کی حدیث مین ہے انما الاعمال بالنیات یعنی صحت اعمال کی نیت پر ہے آزاد کرنے سے اگر یہ مراد ہے کہ مین نے تجھکو خدمت سے آزاد کیا نکاح سے تو خدمت سے آزاد ہوگی نہ نکاح سے بخاری شریف ص ۷۹۱ مین ہے اذا قال فارقتک او سرحتک والخلیۃ والبریۃ او ما عنی به الطلاق فھو علی نیۃ اور اگر مراد طلاق ہے تو بھی تین طلاق مین بموجب حدیث صحیح مسلم کے ایک واقع ہوگی مرد کو چاہئے کہ رجوع کرلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفی عنہ ؂

سوالات

۱- قبرستان مین املی آم جامن وغیرہ لگے ہوؤن سے فائدہ لیکر مسجد مین خرچ کرنا جائز ہے یا نہین

۲- بعد نماز فرض امام کا بلند آواز سے دعا کرنا مقتدیان کا بامید اجابت آمین کہنا جائز ہے یا نہین +

۳- آمین بالجہر و رفع الیدین وضع الیدین علی الصدر کس درجہ کی سنت ہے اگر کوئی شخص مذکورین کا مونکا سنت سے ہونا قائل ہو کر فاعل نہو تو اِس کا کیا حکم ہے -

۴- مسجد کے محراب مین امام کا نماز پڑھانا جائز ہے یا نہین اور دلائل الخیرات کا پڑھنا وظیفہ رکھنا جائز ہے یا نہین -

جوابات

جواب سوال اوّل - اگر قبرستان کی زمین وقف ہے تو املی آم کے درخت کاٹنے نہ چاہئے اگر قبرستان کی زمین وقف نہین ہے تو وہ زمین جسکی ملک ہو اوسکو اختیار ہے کہ اپنی ملک کو جہان چاہے صرف کرے واللہ اعلم

جواب سوال دوم - نماز فرض کے بعد خصوصیت سے یہ واقع حضرت صلعم سے ثابت نہین ہوا عموم احادیث سے جیسے ترمذی کی یہ روایت کہ جب آدمی اللہ کے سامنے ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اللہ اوسکے ہاتھونکو رد نہین کرتا اور ترمذی کی یہ روایت کہ بعد فرض کے دعا قبول ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرے آمین کہے - واللہ اعلم بالصواب +

جواب سوال سوم - یہ تینون امر جو سوال مین مذکور ہین سنت موکدہ ہین تارک اسکا گناہگار ہے اس خاکسار نے ایک اشتہار دیا ہے کہ ترک رفع الیدین یا ترک آمین بالجہر یا زیر ناف ہاتھ باندھنے کی جو حدیث دیگا فی حدیث اوسکو پندرہ روپیہ انعام دیئے جائینگے واللہ اعلم بالصواب +

جواب سوال چہارم حضرت صلعم کے زمانہ مین مسجد مین محراب نہ تھی بہت بعد یہ حادث ہوئی خالی امام کے ایسے مقام مین کھڑے ہونیکی ممانعت دیکھنے مین نہین آئی - دلائل الخیرات مین بہت الفاظ ایسے ہین جن سے شرک نکلتا ہے لہذا اوسکے پڑھنے سے بچنا چاہئے - واللہ اعلم بالصواب - حررہ محمد سعید عفی عنہ - از بنارس ۵ شعبان یوم جمعہ ۱۳۳۲ھ

سوال

فرض نماز و نفل و وتر کے بعد دعا مانگنا کیسا ہے -

الجواب - میری تحقیق مین بعد نماز کے دعا ہاتھ اُٹھا کر مانگنا درست ہے - ترمذی کی حدیث مین آیا ہے کہ فرضون کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اور یہ بھی ترمذی کی حدیث مین آیا ہے کہ جب بندہ اللہ

سامنے ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اللہ اوسکے ہاتھون کو خالی نہین پھیرتا ہے۔ پس اب دونون حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ فرضون کے بعد جب ہاتھ اُٹھا کر بندہ دعا کرتا ہے تو اوسکی دعا قبول ہوتی ہے حضرت صلعم جب دعا مانگتے تھے تو ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ محمد سعید ۱۲ شعبان

سوال

بتون کا کپڑا سینا اور اوسکی اُجرت لینا سِلانے والے سے درست ہے یا نہین اور یہ سینا درست ہے یا نہین

الجواب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تعاونوا علے الاثم والعدوان یعنی گناہ اور ظلم کی بات پر اعانت مت کرو بتون کے کپڑے سینے وغیرہ گناہ ہین ایسے شخص کو توبہ کرنی چاہیے۔ واللہ اعلم۔ حررہ محمد سعید عفا عنہ

سوال

ایسا شخص جو تعزیہ بنائے اور اوسکو پوجے اور ذبح لغیر اللہ سے اوسکو پرہیز نہو اور طرح طرح کے بدعت و شرک کی باتین کرتا ہو وہ امامت کے لائق ہے یا نہین۔

الجواب۔ ایسا شخص جس کا سوال مین ذکر ہے مشرک ہے اوسکو امام یا قاضی بنانا مسلمانون کو ہرگز نہ چاہیے۔ حدیث دارقطنی مین ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہ وفد بینکم وبین ربکم یعنی اپنے امام اچھے لوگون کو بناؤ کیونکہ وہ ایلچی ہین تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان اور مسجد بعد مسجد ہونیکے بانی کی ملکیت سے نکل جاتی ہے۔ ہدایہ مین ہے۔ اذا بنی مسجداً لم یزل عن ملکہ حتی یاذن للناس فیہ فاذا صلی فیہ واحد زال عن ملکہ یعنی جسنے مسجد بنوائی وہ اوسکی ملک مین رہیگی جب تک لوگون کو اوس مین نماز پڑھنے کی اجازت نہ دے جب ایک آدمی نے بھی اوس مین نماز پڑھی تو وہ مسجد اوسکی ملک سے نکل جاویگی۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا ہی نماز کی کامل نہو گی جہانتک ممکن ہو جمعہ جماعت مین ایسے شخص کی اقتدا سے پرہیز کرے واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ از بنارس دار انگرہ ۲۵ ربیع الاول یوم دوشنبہ ۱۳۲۱ھ +

سوال

ذبیحہ لغیر اللہ اور اوسکے کھانے کا کیا حکم ہے +

الجواب۔ ذبیحہ بغیر اللہ واوسکا کھانا حرام ہے موافق قرآن وحدیث ومذہب حنفی کے۔
صحیح مسلم مطبوعہ افضل المطابع جلد دوم کے صفحہ ۱۶۰ مین ہے لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ یعنی اللہ لعنت
کرے اوسکو جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے۔ امام نووی اسکے شرح مین فرماتے ہین لا تحل ہذہ الذبیحۃ
سواءٌ کان الذابح مسلما او نصرانیا او یھودیا نص علیہ الشافعی واتفق علیہ اصحابنا۔
یعنی ذبیحہ بغیر اللہ کا حلال نہین ہے ذبح کرنے والا اوسکا خواہ نصرانی ہو یا یہودی امام شافعی نے
اسکی تصریح فرمائی ہے اور ہمارے اصحاب کا اسپر اتفاق ہے۔ درمختار مطبوعہ منشی نول کشور جلد ۴ صفحہ ۱۲۳
مین ہے ذبح لقدوم الامیر ونحوہ کواحد من العظماء یحرم لانہ اھل بہ لغیر اللہ ولو
وضلیۃ ذکر اسم اللہ تعالیٰ یعنی امیر کے آنے کے باعث ذبح کیا یا کسی واحد سردار وںکے لئے حرام
ہوگا۔ اگرچہ اللہ کا نام عند الذبح کیا۔ غرض حنفی مذہب مین بھی یہ مسئلہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ ۴ رجب یوم شنبہ سنہ ۱۳۲۱ھ

سوال

ایک لڑکا اور ایک لڑکی کا نکاح نابالغی مین ہوا دونون کے ماں باپ نے ایجاب وقبول کیا تھا اسکے بعد لڑکی
سیانی ہوگئی اور لڑکا اب تک چھوٹا ہے اور لڑکی اوسکے یہان جانا قبول نہین کرتی۔ اور چاہتی ہے کہ
مین دوسرے نکاح کرون آیا بغیر طلاق اوس شوہر کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہین۔
الجواب۔ بلا طلاق شوہر کے وہ لڑکی دوسرے نکاح کرسکتی ہے کیونکہ صورت مسئولہ مین نکاح ہی نہین ہوا
تو طلاق کیسی ہان بہتر ہوگا کہ حاکم وقت سے اجازت لے لے کہ پھر آیندہ فساد نہ پیدا ہو۔ واللہ اعلم

۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ھ

سوال

زمانہ احداث امراض وبائیہ مثل ہیضہ وچیچک وطاعون وغیرہ مین اقوام ہندو برائے
دفع بلا ایک بکرے کو مثل طریق مروجہ مستقرہ پیلے رنگ کے کپڑون مین کچھ پیسے وغیرہ گرہ دیکر بکرے
گلے مین باندھتے ہین اُس مرض کے دفع کے لئے ایک دیبی کے نام شہرت دیکر آبادی سے باہر لیجا کر

صدقہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ہندو ایسے جانور سے نفع حاصل کرنا بخود دل بلا و ضرر کا باعث سمجھتے ہیں اُس جانور کو اپنی ملکیت سے بالکل خارج کر دیتے ہیں اور ایسے آزاد شدہ جانور کو کوئی اپنے ملک میں ظاہر نہ کرتا ہے۔ پس زید جو مسلمان ہے اُس بکرے کو دیکھکر بچند وجوہات پکڑ لایا (وجہ اول) یہ کہ جنگل میں درندہ وغیرہ کھا جاویگا (وجہ دوم) عقیدہ ہندو میں اس جانور کے استعمال میں ضرر عظیم ہے اوسکا استعمال کرکے ہندو کے دیوتا کی تحقیر کرنا (وجہ سوم) بعض مسلمانان بھی جو ایسے جانور کے استعمال میں ضرر لغو فرماتے ہیں زیدنے اس جانور کو استعمال میں لا کر اُن مسلمانوں پر بے ضرر ہونا ثابت کرنا اور توحید کی رغبت مضبوط کر دانا۔ ان تینوں وجوہات سے زید مذکور نے بکرا ذبح اسلامی کرکے آپ بھی اسکے گوشت کو کھایا اور دوسرے غریب مسلمانوں کو کھلوایا۔ آیا یہ جانور غیر اللہ کے حکم میں ہے یا صدقہ کے یہ جانور استعمال کرنے والا مجرم یا غیر مجرم ہے۔

الجواب۔ وہ جانور جسپر نام غیر اللہ کا پکارا گیا وہ حرام ہے۔ اللہ فرماتا ہے وما اہل لغیر اللہ بہ۔ یعنی جو چیز غیر اللہ کے نام سے پکاری جائے وہ حرام ہے۔ خواہ بکرا ہو یا کوئی چیز۔ تفسیر عزیزی میں اس آیت کی تفسیر ملاحظہ ہو بہت بسط سے لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۲ رمضان ۱۳۲۲ھ یوم جمعہ۔

سوال

زینت مسجد کیلئے ابرق مل کرکے دیواروں پر چھڑکنا کیا حکم رکھتا ہے اور ایسی مزین مسجد میں نماز جائز یا ناجائز ہے۔ اُس نماز میں کسی طرحکا نقص ہے یا نہیں۔

الجواب۔ مسجد کی زینت کرنا منع ہے۔ نہی رسول اللہ صلعم عن تشیید المساجد۔ منع کیا رسول اللہ صلعم نے زینت کرنے مساجد سے۔ یہ حدیث ابوداؤد میں ہے۔ بلوغ المرام میں بھی منقول ہے۔ بخاری جلد اول میں ہے۔ ایاک ان تحمر او تصفر فتفتن الناس حضرت عمرؓ نے فرمایا بچ اس سے کہ تو مسجد کو سرخ یا زرد کرے پس تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالے۔

واللہ اعلم بالصواب - ۱۶ ر رمضان یوم جمعہ ۱۳۲۲ھ +

سوال

زید بے علم ہے حتیٰ کہ دستخط تک نہیں سکتا بسبب بے علمی کے صرف نشان وغیرہ کرتا ہو - اور باین جہالت و نادانی طبابت بھی کرتا ہے ایا ایسے کی طبابت جائز یا ناجائز ہے اور ایسے طبیب کی سچائی کا کیا حکم ہے -

الجواب - طب کا جاننا علم پر موقوف نہین ہے تجربہ سے بھی طب آتی ہے - اگر کوئی شخص بغیر تجربہ اور علم کے مطب کرے اور کوئی آدمی ہلاک ہو تو وہ اوسکے ذمہ ہے - حدیث ابی داؤد مین ایسا ہی آیا ہے - واللہ اعلم بالصواب ۱۶ ر رمضان یوم جمعہ ۱۳۲۲ھ +

سوال

زید مسجد کا تخمیناً سو روپیہ دس بارہ سال سے اپنے تصرف مین لایا - اور وہ ادا کرنے کا اقرار بھی نہین کرتا جھٹلاتا ہے - اوسکے واسطے کیا حکم شرع ہے -

الجواب جس شخص نے مسجد کا روپیہ غصب کر لیا وہ گناہگار ہے حضرت صلعم نے فرمایا ہے اموالکم و اعراضکم علیکم حرام یعنی مال تمہارے اور آبرو تمہاری تم پر حرام ہین -

واللہ اعلم بالصواب - ۱۶ ر رمضان یوم جمعہ ۱۳۲۲ھ -

سوال

زید ہر جمعہ مین نماز جمعہ ادا کرتا ہے مگر پنجوقتی نماز ادا نہین کرتا - یہ امر اظہر من الشمس ہے اور یقین کلی ہے تو زید کا حق حکم شرع سے کیا راسے دیتی ہے اور نماز اوسکی کامل ہو یا ناقص -

الجواب - جو شخص پنجوقتی نماز نہین پڑھتا وہ کافر ہو جاتا ہے - حدیث بزار مین ہے کہ من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر - یعنی جس نے قصداً نماز چھوڑ دی وہ کافر ہے - اور صحیح مسلم مین ہے فرق درمیان مسلمان و کافر کے ترک صلوٰۃ ہے - صرف جمعہ کی نماز پڑھنے سے وہ مسلمان نہین ہوتا - ایک جمعہ کی نماز تو ہوئی جب وس نے

پھر نماز ترک کی تو کافر ہوگیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ العاجز محمد سعید عفا اللہ عنہ۔ مورخہ ۱۲ رمضان یوم جمعہ ۱۳۲۲ھ

تمام شد

قطعہ تاریخ طبع از مہتمم

ہوا جب خدا کا فضل بے عدد
تو بس میں نے چھاپی یہ نادر کتاب
ولکن تمنا ہے قاری سے بھی
برائے مجیب فتاوائے این
فتاوی سعیدی یہ ہے بے مثل

اور نازل ہوئی اوسکی پوری مدد
نفع دیوے اس سے خدائے احد
دعا مغفرت کی کریں از صمد
وللمہتمم بعدہٗ تا ابد
یہی سال ہجری کی ہے ائے سعد

سنہ ۱۳۲۲ھ

تمت

تقریظ از مولانا مولوی نذیر الدین احمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی حلی العلماء من اہل الحدیث بحلیۃ الاحادیث والقرآن۔ و زین قلوبہم بتقوی اللہ وصدق الاحسان۔ واذاقہم حب اللہ ورسولہ حلاوۃ الایمان واصلح بمعرفۃ علام الغیوب ظواہرہم والجنان۔ وکرہ الیہم الفسوق والاثم والعصیان وحبب الیہم طلب المغفرۃ والرضوان۔ والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین واول

فاتح ابواب الجنان - صاحب الآيات المعجزات والبرهان - سيدنا محمد عبده ورسوله
سيد ولد عدنان - وعلى اله واصحابه الذين هم اشاعوا دين الله فى القرى والبلدان
واوضحوا مشرع الحق حتى اتضح واستبان + امابعد فيقول العبد المسكين الراجى
الى رحمة ربه الاحد المنان نذير الدين احمد المجيدى السُّنى مذهبا والجعفرى
الهاشمى نسبا والبنارسى مولدا ومسكنا حفه الله الصمد باللطف والامتنان -
ان الفتاوى المعتبرة من العلماء المحدثين عزيزة الوجود فى هذا الزمان وكانت
الرسالة المسماة بالفتاوى السعيدية فى غاية المتانة والبيان ونهاية اللطافة
والتبيان للجهبذ المحقق والسميدع المدقق مرجع الفضلاء الكاملين محط الاذكياء
الطالبين قامع البدعة والمبتدعين مروج سنن سيد المرسلين مولانا
الحاج محمد سعيد المحدث البنارسى جعل الله قراره فى اعلى عليين واعز مكان
وقد توفى ذلك المفتى العلام فى شهر رمضان سنة اثنتين وعشرين بعد الالف
وثلثمائة من الهجرية على صاحبها الصلوة والسلام الاتمان الاكملان - فقصد
ابنه الرشيد المولوى محمد ابوالقاسم جعله الله من الذين لا يخافون لومة
لائم طبع هذه الفتاوى ليعم نفعها لجميع المسلمين ويكون لابيه
الحبر المتين صدقة جارية الى يوم الدين وذخيرة
كاملة ليوم يشيب هوله الولدان بفضل
الملك السلطان - حسبنا الله وعليه
التكلان نعم المولى ونعم
المستعان + ع

۷۸۶ ۷۸۶ ۷۸۶

تمت

(كتبه محمد يس ولد احسين كاپى نويس)

هٰذا بصائر للناس وهدى ورحمة لقوم يوقنون

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ سعادت کا سقالۂ حسین جناب والد ماجد مولانا مولوی محمد سعید صاحب

مرحوم محدث نے استفتاؤں کے جواب دیئے ہیں المسمی بہ

سنہ ۱۳۲۵ھ

فتاوی سعدیہ

حصہ دوم

سنہ ۱۹۰۷ء

حسب صلاح خیرخواہان اسلام باہتمام بندہ آثم محمد ابوالقاسم

سعد بن مولانا ممدوح

در مطبع سعید المطابع واقع محلہ دارانگر شہر بنارس مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لبارئ البریة ـ عالم الظاهر والخفية ـ المطلع على الضمير والنية ـ والواهب جزيل الفضل والعطية ـ والصلوة والسلام والتحية ـ على صاحب الايات البينات والبراهين القطعية ـ محمد الذى ارسل رحمة للخلائق البرية والبحرية ـ وعلى اله وصحبه الذين سلكوا سنته السنية ـ واقتوا بمقالته المرضية ما دامت الشمس مضية ـ والكواكب درية ـ والروضة الندية ــ

اما بعد عاجز محمد ابو القاسم عفی عنہ گذارش کرتا ہے کہ حصہ اول فتاوی ہذا کے دیباچے مین اس دوسرے حصّہ کی بابت گم ہونیکا عذر کیا گیا تھا۔ اللہ تعالی کی کچھ ایسی مرضی ہوئی کہ اوس نے اپنے فضل سے اِسکو بھی دستیاب کرا دیا۔ اب یہ خیال ہوا کہ والد مرحوم کا یہ ایک تبرک ہے اور جنکے پاس فتاوی ہذا کا حصّہ اول ہے وہ گویا بوجہ نہونے حصہ ثانی کے ناقص رہتا ہے نیز عام مسلمانون کو اِس سے بھی فائدہ کی امید ہے طبع کا قصد کیا۔ اللّٰھم انت الموفق والمعین علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ط

استفتا (۱)

کیا فرماتے ہین علمائے دین اِس مسئلہ مین کہ دولہ کا بعد نکاح کے ہر کسی مجلس کے لوگون کو سلام کرنا جو خلاف شرع رسمین ہوتی ہین ایسے کام خلاف شرع کرنے والون کا کیا حکم ہے ۔

الجواب

واضح ہو کہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین نکاح ہوتے تھے حضرت کے بعد خلفاء اربعہ کے زمانہ مین بھی رسوم جو سوال مین مذکور ہوئین انہین کسیکا پتہ نشان قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر مین نہین ملتا اور نہ انکی کوئی اصل قرآن و حدیث سے معلوم ہوتی ہے ۔ لہذا انکے بدعت ہونے مین

اسیطرح شک شبہ نہین ہے فاعل انکا سُنّی نہین ہے بلکہ بدعتی ہے کیونکہ سنی تو وہ ہے جو ما انا علیہ واصحابی کے طریق پر چلتا ہو۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح فرماتے ہین۔ السنة ما سن رسول اللہ صلعم والجماعة ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلعم وھکذا فی شرح العقائد وغیرہ من الکتب۔ ظاہر ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلعم و صحابہ مین ان افعال کا نام ونشان نہ تھا لہذا فاعل انکا ہرگز سُنّی نہین ہے یہ افعال بدعیہ ہین انسے بچنا چاہیے جو انکے تارک پر طعن کرے وہ فاسق ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید ۲۹ محرم یوم جمعہ۔

استفتا (۲)

کلمہ الصلوة خیر من النوم۔ اذان صبح مین حضرت عمر رضہ سے شروع ہوا یا نہین اور بیس رکعت تراویح کی حضرت عمر رضہ سے ایجاد ہوئی یا نہین۔

الجواب

الصلوة خیر من النوم کو بلال نے رسول اللہ صلعم کے بیدار کرنے کے لئے کہا تھا رسول اللہ صلعم نے بلال کو فرمایا کہ اسکو ہمیشہ فجر کی اذان مین کہو۔ ابن ماجہ وغیرہ متعدد کتب حدیث مین مروی ہوا ہے حافظ زیلعی نے تخریج ہدایہ مین متعدد طرق اسکے نقل کئے ہین۔ روی ابن خزیمة فی صحیحه والدارقطنی ثم البیھقی فی سننھما عن حدیث محمد بن سیرین عن انس قال من السنة اذا قال المؤذن فی اذان الفجر حی علی الصلوة حی علی الفلاح قال الصلوة خیر من النوم۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یہ کلمہ حضرت عمر رضہ کا ایجاد نہین ہے بلکہ رسول اللہ صلعم نے اذان فجر مین اسکو مقرر فرمایا ہے۔ اور تراویح بیس رکعت بھی حضرت عمر رضہ نے نہین نکالی بلکہ اونکے زمانہ مین بعض لوگ بیس رکعت پڑھتے تھے حضرت عمر رضہ نے گیارہ رکعت کا موافق سنت کے حکم دیا ہے۔ موطا امام مالک مین دونون اثر اسکے موجود ہین واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ۔

(۳) استفتا

اگر کوئی آدمی اپنی بی بی کو غصہ کی حالت مین تین بار باین طور کہے کہ مین نے بی بی فلان کو طلاق دی۔ تو اسکا کیا حکم ہے۔

الجواب

اوس بی بی کو طلاق ہو گئی مگر بموجب حدیث صحیح مسلم صفحہ ۴۷۷ عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلعم و ابی بکر و سنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلاث واحدۃ۔ یہ تین طلاق رجعی حکم مین ایک کے ہونگی مرد کو چاہیئے کہ رجوع کر لے واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید۔

(۴) استفتا

زید نے بعد وفات تین وارث شرعی ایک زوجہ دو چچازاد بہن ایک علاتی خالہ چھوڑے ازروئے شریعت محمدی ہر کسیکو کتنا کتنا ترکہ ملیگا۔

الجواب

مسئلہ ۴ تصحیح ۸
مات زید

زوجہ	بنت العم ۲	خالہ علاتی
۱	۳	م
۲	۶	

بعد تقدیم ما یتقدم علی الارث کے ترکہ زید کا چار سہام پر منقسم ہوگا پھر تصحیح آٹھ سے ہوگی جنمین سے دو زوجہ کے چھ چچازاد بہنون کے۔ خالہ کو کچھ نہ ملیگا۔ ھکذا فی کتب الفرائض واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفی عنہ۔

سوال نمبر ۵

ایک شخص نے بعوض ہزار روپیہ کے تخمیناً سولہ یا سترہ بگیہہ زمین ٹھوبہان پر لیا اور مالگذاری

سرکاری ادا کرتا ہے اور کچھ منافع بھی دیا کرتا ہے اور زر منافع اوس روپیہ مین جو جمع کیا
ہے اوسمین مجرا کیا جاتا ہے آیا یہ صورت رہن وبا جوازی کی ہے یا کوئی صورت دوسری
ہے۔ بینوا توجروا ٭

الجواب

میری تحقیق مین اس مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ مرتہن کو رہن سے اوسیقدر فائدہ اوٹھانا
جائز ہے جس قدر اوسپر خرچ کرتا ہے جیسا کہ حدیث ذیل سے معلوم ہوتا ہے رواہ
حماد بن سلمۃ فی جامعہ عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم باوضح من ھذا و
لفظہ اذا ارتھن شاۃ شرب المرتھن من لبنھا بقدر ثمن علفھا فان استفضل
من اللبن بعد ثمن العلف فھو ربا یعنی جب کسی کی بکری گرو رکھی جاوے تو رہن رکھنے
والے یعنی مرتہن کو چاہیے کہ مقدار قیمت گھاس کے دودھ پیوے اگر دودھ قیمت گھاس سے
بچ رہا تو وہ سود ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرتہن کو چاہیے کہ زمین مرہونہ سے
اوسیقدر نفع اوٹھائے جتنا مالگذاری سرکار کو دیتا ہے اور اوسپر کھاد وغیرہ
یا نوکر چاکروں کو دیتا ہے بعد حساب خرچ کے جو نفع زائد ہو وہ مالک زمین کو پھیر دے
واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید

سوال (۶)

ہندہ مطلقہ جسکو اوسکے شوہر نے بیک جلسہ بحالت نشہ تین طلاق دی سو یہ طلاق ہوئی
یا نہین ہوئی اگر ہوئی تو کس دلیل سے اور نہ ہوئی تو کس دلیل سے بینوا توجروا۔

الجواب

ہندہ مطلقہ نہین ہوئی کیونکہ سکران یعنی نشہ والے کی طلاق واقع نہین ہوتی نیل الاوطار
جلد ششم صفہ ۱۶ مین ہے قال عثمان رض لیس لمجنون ولا لسکران طلاق وقال ابن عباس
طلاق السکران والمستکرہ لیس بجائز یعنی حضرت عثمان رض نے فرمایا کہ طلاق دیوانہ اور

نشہ والے کی صحیح نہین ۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ طلاق نشہ والے اور زبردستی
کی ہوئی کی جائز نہین ہے ۔ اور حدیث مرفوع مین ہے ۔ فقال اشرب خمرا فقام رجل
فاستنکہ فلم یجد ریح خمر رواہ مسلم یعنی رسول اللہ صلعم نے ماعز کی نسبت حکم دیا کہ
اس نے شراب تو نہین پی ایک آدمی نے اوٹھکر سونگھا معلوم ہوا کہ شراب نہین پی اس
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نشہ والیکا اقرار حالت نشہ مین صحیح نہین ہے ۔ حاصل کلام کا
یہ ہے کہ نشہ والیکا طلاق دینا صحیح نہین ہے پھر جبکہ وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور حدیث
مین صاف ہے البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر ۔ یعنی مدعی کے ذمہ گواہ کا قایم کرنا ہے
اب جو مدعی طلاق کے ہین اونکو گواہ عادل قایم کرنے چاہئین کہ حالت غیر نشہ مین طلاق دیگیٔ
ہے ۔ کیونکہ نشہ والیکے طلاق ہی نہین ہوتی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔

الراقم العاجز محمد سعید عفی عنہ ۔

سوال نمبر ۷

ایک شخص لوگون کو اس حدیث (قال رسول اللہ صلعم انا عرب بلا عین و انا احمد بلا میم) کی
ترغیب دلاکر مرید کرتا ہے اور اس حدیث کو صحیح کہتا ہے یہ حدیث کیسی ہے اور اسکے معنی کہانتک
درست ہین اور ایسا شخص اور اسکا مرید کیسا ہے ۔ بینوا توجروا ۔

الجواب

یہ دونون حدیثین جو سوال مین مرقوم ہین محض موضوع طحدونکی بنائی ہوئی ہین کتب حدیث
مین کہین انکا نام و نشان نہین ہے ۔ قرآن مجید و فرقان حمید مین صاف آیت ہے ۔
قل انما انا بشر مثلکم یعنی مین آدمی ہون جیسے تم آدمی ہو ۔ سورہ کہف اور سورہ جن مین ہے
وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ یعنی جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوتا ہے ان آیتون سے معلوم
ہوا کہ رسول اللہ صلعم اللہ کے بندے ہین اور حدیث متفق علیہ مین ہے بنی الاسلام علی خمس
شہادۃ ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبد اللہ و رسول یعنی مین گواہی

دینا کہ کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اللہ کے اور محمد صلعم اللہ کے بندے اور رسو
ہیں۔ اور التحیات مین بھی یہی مضمون ہے۔ ان آیات مذکورہ و احادیث مشہورہ سے
تکذیب اون دو حدیثون کی جو سوال مین مذکور ہین بخوبی ہوتی ہے۔ معتقد ان روایا
کا مصداق حدیث من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ہی جسنے مجھ
پر جھوٹھ باندھا تو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین بنائے کا ہے اور محمد گمراہ ہے ایسے شخص کی
بیعت کرنا گمراہی کو مول لینا ہے ہرگز ایسے شخص کی بیعت نکرنا چاہیے واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ بنارسی۔

سوال (۸)

جو شخص مسلمان تارک نماز ہے وہ اگر توبہ کرے تو وہ پہلی نمازونکا قضا کرے ؟

سوال

جو شخص قبل مذہب شیعہ رکھتا تھا پھر سنت الجماعت ہو گیا تو وہ اپنی نماز دوہراوے یا کیا کرے۔

سوال

جرم تلبیس سکہ جیسا اب ہے داخل شریعت بھی ہے یا نہین اور جو
ایسا کرے اوسکی اعانت چاہیے یا نہین۔

سوال

تارک نماز کے جنازہ کی نماز پڑھنا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

جواب سوال اول

تارک نماز کے بارے مین اختلاف سلف و خلف سے چلا آتا ہے۔ امام احمد وغیرہ کے نزدیک
بدلیل من ترک الصلوۃ فقد کفر۔ و اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین وغیرہ
سے تارک صلوۃ کافر ہو جاتا ہے اور بعض دوسرے کے نزدیک فاسق مستحق قتل یا قید۔
جن لوگون کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے اونکے نزدیک قضا نمازونکی جبکہ عمدا ترک کیا ہو

نہین آئی فقط توبہ کرنا چاہیئے۔ جنلوگون کے نزدیک تارک صلوٰۃ فاسق ہے اونکے نزدیک قضا آئی ہے۔ احتیاط اسمین ہے کہ قضا کرے ہر نماز کے ساتھ ایک ایک نماز قضا کرنا چاہیئے جیسے رسول اللہ صلعم نے غزوہ خندق مین نمازین قضا کی ہین واللہ اعلم بالصواب ؞

جواب سوال دوم

شیعہ مذہب والے نے جو توبہ کی اور سُنی ہوا حالت شیعہ ہونے مین اگر وہ نماز پڑھتا تھا تو اب اوسکو نماز قضا کرنیکی کچھ حاجت نہین ہے کیونکہ نماز شیعہ کی بھی آئمہ اربعہ کے مسائل کے اندر رہی ہے جیسی حنفی کی نماز ویسے ہی شیعہ کی بلکہ شیعہ کی نماز حنفی سے اچھی ہے اونکی نماز پر دلائل حنفیون سے عمدہ ہین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جواب سوال سوم

تلبیس سکہ کی قانوناً منع ہے یہ مسئلہ دوسری جگہہ سے دریافت کرلینا چاہیئے میری تحقیق مین ایسے آدمی کی جو تلبیس سکہ کرتا ہے اعانت کرنا نہ چاہیئے۔

جواب سوال چہارم

بے نماز کی تحقیق اوپر جواب سوال اول مین گذر چکی اوسکے جنازہ کی نماز پڑھنا نہ چاہیئے۔

الراقم العاجز محمد سعید عفی عنہ البنارسی

سوال

زید نے ایک عورت گونگی بہری سے نکاح کیا مگر وہ کسیطرح زید کے گھر نہین رہتی زید بھی بوجہ ناخوشی دوسرے شہر چلا گیا اور طلاق نہین دی تو اب اوس عورت کا نکاح دوسرے سے ہوسکتا ہے یا نہین ؞

جواب

جیسے ہوسکے اشارۃً یا کنایۃً اوس عورت سے باعث نہ رہنے کا دریافت کرنا چاہیئے اگر وجہ معقول ہو تو عورت کو چاہیئے کہ زید سے خلع کرلے جیسے جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس نے کرلیا تھا

زوجہ ثابت کے بارہ مین حدیث مین یون آیا ہے - ابوداؤد مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲۱ مین ہو ان رسول اللہ
صلعم خرج الی الصبح فوجد حبیبۃ بنت سهل عند بابہ فی الغلس فقال رسول اللہ صلعم
من هذہ فقالت انا حبیبۃ بنت سهل قال ما شانک قالت لا انا ولا ثابت
بن قیس لزوجها فلما جاء ثابت بن قیس قال لہ رسول اللہ صلعم هذہ حبیبۃ بنت
سهل وذکرت ما شاء اللہ ان تذکر وقالت حبیبۃ یا رسول اللہ کل ما اعطانی
عندی فقال رسول اللہ صلعم لثابت بن قیس خذ منها فاخذ منها وخلت هی فی
اهلها - یعنی ثابت کی بیوی اپنے خاوند سے ناراض تھی حضرت صلعم نے مہر واپس دلا کر خلع
کرا دیا اور کوئی صورت سوا خلع کے اس سوال مین سمجھ مین نہین آتی واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ -

سوال

مصنف ابن ابی شیبہ مین زیر ناف ہاتھ باندھنے کی حدیث صاف موجود ہے پھر یہ کیون
کہا جاتا ہے کہ حنفیہ کے پاس زیر ناف ہاتھ باندھنے کی کوئی دلیل نہین ہے -

جواب

جس حدیث مصنف ابن ابی شیبہ کا آپ نے ذکر کیا ہے اسکی بحث عرصہ سے مین لکھ چکا ہون
اصل بات یہ ہے کہ وہ حدیث قدیم نسخہ مصنف مین نہین ہے فتح الغفور کے مصنف نے لکھا ہو
کہ مین نے اصل نسخہ مؤلف کا مصنف کا دیکھا اوسمین تحت السرہ کا ذکر نہین پایا یہی وجہ ہے کہ حافظ
زیلعی وعینی وطحاوی وغیرہ ابن الہمام کسی نے اسکو مصنف ابن ابی شیبہ سے نقل نہین کیا
نہ کسی مخرجین شافعیہ نے ذکر کیا اگر یہ دلیل حنفیہ کی ہوتی تو عینی زیلعی ابن حجر وغیرہ ضرور اسکو
ذکر کرتے اور نیز اسمین علقمہ عن ابیہ ہے علقمہ نے اپنے باپ سے نہین سنا دیکھو تقریب التہذیب
صفحہ ۱۸۲ علقمۃ بن وائل بن حجر بضم المهملۃ وسکون الجیم الحضرمی الکوفی صدوق الا انہ لم
یسمع من ابیہ هکذا فی التهذیب والمیزان للذهبی -
مفصل بحث اسکی ہمارے رسالے السکین صفحہ ۵۷ واظہار الثا مین صفحہ ۳۸ مین ہے - سند کی رو سے

بھی یہ حدیث منقطع ہے تو بھی ضعیف ٹھہری فقط

الراقم محمد سعید عفی عنہ

سوال

ایسے شخص کو امام بنانا جو حدیث کے مقابلہ مین ائمہ مجتہدین کے قول کو ترجیح دیکر رسول ؐ کے قول پر عمل نکرے کیسا ہے ؟

الجواب

ایسے آدمی کو امام جان بوجھکر نہ بنانا چاہئے بموجب حدیث اجعلوا أئمتکم خیارکم (دار قطنی) یعنی اپنے امام عمدہ دیندار لوگ کو بناؤ۔ ظاہر ہے کہ ایسا آدمی دیندار نہین ہے ہان اگر جماعت ہورہی ہو اور ایسا آدمی امام ہو تو بموجب آیت ارکعوا مع الراکعین اور حدیث صلوا خلف کل بر وفاجر یعنی ہر نیک بد کے پیچھے نماز پڑھلو نماز جائز ہو جائیگی واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوالات

(۱) بعض جاہلون نے اپنی عورتونکو معلق چھوڑ رکھا ہے نہ طلاق ہی دیتے ہین نہ نان نفقہ دیتے ہین نہ انکا مہر دیا ہے نہ دیتے ہین اب وہ عورتین کہان سے کھائین اور کیا کرین۔

(۲) بعض عورتون کے خاوند مفقود الخبر ہین اب وہ کب تک صبر کرین نہ کھانا ہو نہ کپڑا ہے محتاج ہین اور جوان ہین۔

(۳) جو شخص قاضی ہوکر عدت کے اندر مطلقہ یا بیوہ سے دوسرے شخص کا نکاح پڑھادے اوسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہین وہ شخص امامت کے قابل ہے یا نہین۔

(۴) جو عورت اپنے شوہر سے ناراض ہے اور وہ مہر معاف کرتی ہے اور طلاق چاہتی ہے کسیطرح راضی نہین اور شوہر اوسکا نہ طلاق دیتا ہے نہ کھانا پینا۔ اس صورت مین شرع کا کیا حکم ہے۔ بینوا۔ توجروا۔

جوابات

(۱) ایسی صورت مین عورت کو اختیار ہے کہ اپنے نکاح کو فسخ کرکے کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلے عن ابی ھریرة ان النبی صلعم فی الرجل لا یجد ما ینفق علی امرأتہ قال یفرق بینہما ۔ یعنی حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی نفقہ عورت کا نہ پاوے تو اون دونو درمیان تفریق کردینا چاہیے ۔ نیل الاوطار مین ہے وظاھر الادلة انہ یثبت الفسخ للمرأة بمجرد عدم وجدان الزوج لنفقتہا بحیث یحصل علیہا ضرر من ذلک ۔ شرعی مسئلہ تو یہ ہے مگر قانون حاکم وقت کے رو سے عورت کو چاہیے کہ نان نفقہ کی ایک درخواست دے ورنہ فتوی کو عدالت مین پیش کرکے طلاق لے لے بعد مین قانون کا [illegible]

(۲) ایسی عورت کو چاہیے کہ بعد گذرنے چار برس کے چار ماہ دس یوم عدت گذار کر نکاح کرلے یہی فتوی حضرت عمر رضہ کا ہے موطا امام مالک صفحہ ۲۰۹ مین ہے ان عمر بن الخطاب قال ایما امرأة فقدت زوجہا فلم تدر این هو فانہا تنتظر اربع سنین ثم تعتد اربعة اشھر وعشرا ثم تحل ۔ یعنی حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جاوے اور نہ معلوم ہو کہ کہان ہے تو وہ عورت چار برس انتظار کرکے چار ماہ دس یوم عدت گذارے پھر حلال ہو جائیگی ۔

(۳) جو شخص عمداً عدت کے اندر نکاح پڑھاوے اگر ایسے فعل کو حلال جانے تو کافر ہو جاتا ہے ورنہ فاسق ۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ کتب حدیث وفقہ سے معلوم ہوتا ہے ۔

(۴) عورت سے وجہ ناراضی کی دریافت کی جاوے اگر عورت کی شرارت ہے تو حاکم زبردستی اوسکو خاوند کے یہان بھیجے اگر مرد کی شرارت ہے تو قاضی مرد کو فہمایش کرے ۔ یہ معاملہ حاکم کے سامنے پیش کرنا چاہیے واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوالات

نمبر ۱۔ ایسے نام کے مسلمان جنکا مکان مسجد سے بہت متصل اذان کی اواز اونکے کانون مین
پہونچتی ہے اور اونکو کوئی عذر شرعی نہین پھر بھی مسجد مین حاضر ہوکر نماز نہین پڑھتے مسجد
مین آنا درکنار گھر مین بھی نماز نہین پڑھتے تو ایسے شخصونکا ایمان کامل ہے یا ناقص او
مومن ہین یا کافر اگر اونمین سے کوئی مرجاوے تو اوسکی نماز جنازہ مسلمانون کو پڑھنا
جائز ہے یا نہین۔

نمبر ۲۔ وہ شخص جس سے کسی وقت کی نماز بوجہ تکاسل وتشاغل کے ترک ہوگئی تو وہ کا
ہے یا مسلمان اور اوسکے پیچھے نماز درست ہے یا نہین اور اوسکی نماز جنازہ جائز ہے یا
نہین اور اِسمین واشخاص مذکورہ بالامین کیا فرق ہے۔ بینوا توجروا۔

جواب ہردو

میری تحقیق مین جس جگہہ شارع نے کفر کا اطلاق اپنے حال پر رہنے دیا ہے وہان اطلاق
کفر کا کرنا صحیح ہے بے نماز کو رسول اللہ صلعم نے کافر کہا ہے۔ ترمذی جلد دوم ۵ مین ہے
قال قال رسول اللہ صلعم العھد الذی بیننا وبینھم الصلوۃ فمن ترکھا فقد کفر
دوسری روایت مین ہو قال کان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لایرون شیئا من
الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوۃ۔ یعنی صحابہ کسی فعل کے ترک کو کفر نہین جانتے تھے سوا نماز کے
اور امام احمد کا بھی یہی مذہب ہے کہ تارک صلوٰۃ کافر ہو جاتا ہے یہ کہنا کہ کل امت کے نزدیک
یہ [illegible] اول ہے غلط ہے ایسا آدمی اگر توبہ کرکے مرے تو اوسکی جنازہ کی نماز جائز ہے ورنہ
نہین۔ امامت بھی اوسکی بغیر توبہ کے جائز نہین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال

کیا فرماتے ہین علمائے دین ومفتیان شرع متین اِس مسئلہ مین کہ ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی

عورت منکوحہ کو ایک مجلس میں تین طلاق ایک ہی بار دیا اور اوسی حالت غصہ میں یہ بھی کہہ دیا کہ تو آج سے میری ماں ہے۔ اور ابھی مدت عدت کی گذرنے نہیں پائی کہ رجوع کرلیا۔

الجواب

بموجب حدیث صحیح مسلم عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلعم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلاث واحدۃ۔ (یعنی رسول اللہ صلعم کے زمانہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضہ اور دو برس حضرت عمر رضہ کی خلافت تک تین تین طلاق ایک ہی شمار کی جاتی تھیں) تین طلاق ایک ہی سمجھی گئیں۔ لہذا رجعت اس سے صحیح ہوئی اور ظہار تشبیہ ظہر کے دینے سے ہوتا ہے ایسے کہنا جیسے انت علی کظہر امی یعنی تو میرے پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ فقط ماں بہن کہنے سے ظہار نہیں ہوتا جب ظہار نہ ہوا تو کفارہ بھی نہیں توبہ کافی ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوالات

نمبر ۱۔ نماز عشاء اول وقت میں پڑھنا افضل ہے یا اوسط وقت میں۔

نمبر ۲۔ شب ستائیس رمضان المبارک میں ہمیشہ کے معمولی چراغوں سے زیادہ کرنا مسجد میں سنت صحیحہ سے یا اقوال سلف وصالحین سے مروی ہے یا نہیں ہے۔

نمبر ۳۔ کسی ایک مجلس میں حاشا کوئی ذکر ہو رہا تھا اوس حاضرین مجلس کا ایک شخص یہ ذکر سنکر خلاف والونکو جا کر خبر دیا اور اس سے ایک فساد عظیم مسلمانوں میں پیدا ہوا کیا ایسے شخص کو نمام کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔

نمبر ۴۔ مردار کے چمڑے کی تجارت پہلے دباغت دینے کے جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کس دلیل سے۔

نمبر ۵۔ سود خوار کے گھر کا کھانا کھانا اور اس سے لینا دینا جائز ہے یا نہیں بینوا بالدلیل

توجہ و اللاجر الجزیل۔

جوابات

نمبر ۱۔ نماز عشا مین ثلث لیل تک تاخیر کرنا افضل ہے۔ بخاری جلد اول صـ ۷۸
مین ہے۔ کان یستحب ان یوخر من العشاء التی تدعونہا العتمۃ یعنی رسول اللہ صلعم عشا
مین تاخیر کرنیکو مستحب رکھتے تھے اور ترمذی صـ ۲۲ مین ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلعم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یوخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ۔
یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر امت پر مین دشوار نہ جانتا تو حکم کرتا کہ عشا کو تہائی یا آدھی
رات تک تاخیر کرین اور ترمذی مین ہے کان رسول اللہ صلعم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ
یعنی رسول اللہ صلعم تیسری رات کے چاند کے غروب کے بعد نماز عشا کی پڑھتے تھے یہی تہائی رات
ہوئی اور اسیکو حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین دلیل کے روسے قوی کہا ہے واللہ اعلم
بالصواب *

نمبر ۲۔ ستائیسوین رات کو زیادہ روشنی کرنا بدعت ہے رسول اللہ صلعم یا صحابہ یا
تابعین سے ثابت نہین واللہ اعلم۔

نمبر ۳۔ سوال سوم مین جس شخص کا ذکر ہے وہ نمام و شریر ہے مسلم ۳۲۵ ج ۲ مین ہے یقول ان شر الناس
ذوالوجہین الذی یاتی ھولاء بوجہ وھولاء بوجہ یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا سب سے
بُرا آدمی وہ ہے جو ادھر کی بات ادھر لگائے اودھر کی ادھر امام نووی شرح مسلم مین فرماتے
ہین تحریم النمیمۃ ھی نقل کلام الناس بعضھم الی بعض علی جہۃ الافساد یعنی نمیمہ نقل کرنا
کلام بعض کا بعض کی طرف ہے فساد کے لئے۔

نمبر ۴۔ جواب مسئلہ چہارم مین میری تحقیق مین حلال جانور مُردہ کے چمڑہ سے بعد دباغت
کے فائدہ اوٹھانا بیعًا جائز ہے حدیث شاۃ میمونہ سے ایسا ہی سمجھا جاتا ہے آپ نے فرمایا ھلا
انتفعتم باھابہا یعنی تمنے کیون اوسکی کھال سے نفع نہ اوٹھایا۔

نمبر ۵۔ سود خوار کے گھر کھانا کھانا جائز نہین ہے رسول اللہ صلعم نے اجابت طعام فاسق سے منع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ مال اوسکا حرام ہے اور حرام کا کھانا حرام ہے واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفی عنہ البنارسی

جواب اعتراض قاضی سید علوی بخاری بر جواب سوال نمبر ۲ صفحہ ۱

جواب مین موافق قول مشہور کے دو حدیثین مذکور ہین اور سوال سے بھی دو ہی حدیثین معلوم ہوتی ہین کیونکہ انا عرب بلا عین یہ ایک جملہ مستقلہ ہے انا مبتدا اور عرب بلا عین موصوف صفت ہو کر خبر پھر بعد اسکے واو عاطفہ ہے قال رسول اللہ صلعم کے تحت مین یعنی وقال رسول اللہ صلعم انا احمد بلا میم تو اب دو حدیثین ہونے مین کیا شبہ ہے۔

قولہ محض موضوع محمد کی بنائی ہوئی کہنا بغیر حوالہ اقوال الخ۔

اقول معلوم ہوتا ہے معترض نے کتب مناظرہ کو نہین دیکھا جو شخص مدعی ان حدیثوں کے حدیث ہونیکا ہے پہلے اوسکو چاہیے کہ ان حدیثون کو کسی کتب مشہورہ یا غیر مشہورہ سے مع سند نقل کرے پھر اوس سند کی صحت یا حسن ہونیکا ثبوت دے۔ مناظرہ رشیدیہ مین ہے ویو اخذ بتصحیح النقل ان نقل شیئا۔ آپ پر ضرور ہے کہ پہلے آپ ان ہر دو حدیث کی نقل لائین ہم تو مانع ہین اور ثانی اور سنیے جو ان احادیث پر موضوع ہونیکا حکم کیا ہے تو موجب قواعد محدثین کے کیا ہے امام جلال الدین سیوطی تدریب الراوی شرح تقریب النواوی مین فرماتے ہین ومن جملۃ دلائل الوضع ان یکون مخالفا للعقل بحیث لا یقبل التاویل و یلتحق بہ ما یدفعہ الحس والمشاہدۃ او یکون منافیا لدلالۃ الکتاب القطعیۃ او السنۃ المتواترۃ اور ایسے ہی فتح المغیث شرح الفیہ وغیرہ مین ہے۔ یہان سے معلوم ہوا کہ علامت حدیث موضوع کی یہ ہے کہ عقل کے مخالف ہو یا قرآن کے یا حدیث متواتر کے۔ یہ دونون احادیث عقل کے بھی مخالف ہین کیونکہ مطلب ان دونون کا یہ ہے کہ مین رب ہون اور احد ہون رب کا اطلاق سوائے اللہ کے کسی دوسرے پر نہین ہوتا اور احد کا بھی ایسے ہی

استیثواسطے رسول اللہ صلعم نے یہ ارشاد فرمایا ہے لا یقل احد کم اسق ربک اطعم ربک
غرض بغیر کسی قرینہ اور اضافت کے مطلق رب کا اطلاق سوائے اللہ کے دوسرے پر نہین آیا۔
فمن یدعی بخلاف ذلک فعلیہ البیان۔ اور احد کا اطلاق تو سوائے اللہ کے دوسرے پر
نہین آیا قل ھو اللہ احد یہان پر اطلاق احد کا اللہ پر بغیر الف و لام کے ہے یہ کہنا جہان
کا کہ اللہ کی صفت الاحد ہوتی ہے غلط ہے یہ آیت اونکے رد مین کافی ہے۔ اب رب کا اطلاق
دیکھو بخاری جلد اول صہ ۱۱۱ یا رب ادخلنی الجنۃ فیقول اللہ الخ فیقول یا رب
لا تجعلنی اشقی خلقک فیذکرہ ربہ۔ غرض رب اور احد کا اطلاق بغیر کسی قرینہ کے
اللہ پر آتا ہو تو اب یہہ بالکل عقل کے خلاف ہے کہ ایک رب تو اللہ ہو دوسرے معاذ اللہ رسول
اللہ۔ اِس سے تعدد الٰہ کی لازم آتی ہے وھو محال۔ اب بقاعدہ میزان گفتگو کیجاتی
ہے۔ یلزم من ھذین الحدیثین تعدد الالھۃ وکل ما یلزم منہ تعدد الالھۃ فھو موضوع
ینتج ھذان الحدیثان موضوعان ھذا ھو المطلوب اما صغری فلم ثبوتہ و
اما کبری فھو بدیھی۔ اور نیز انکا مضمون مخالف قرآن و احادیث متواترہ کے ہے
چنانچہ آیت قرآنی و حدیث متواتر و مشہور جواب سوال ۳ مین لکھی گئی تو اب اہل عقل کے
نزدیک اِن ہر دو حدیث کے موضوع و باطل ہونے مین کچھہ شک و شبہہ باقی نہین رہیگا
تنبیہ آپ جب تک اِن ہر دو حدیث کو کسی کتب سے مع سند کے نہ ثابت کرین تو جواب لکھنے کا
قصد نکرین فقط الراقم العاجز محمد سعید عفا اللہ عنہ۔
(پھر اسکے جواب اور جواب الجواب کی مفصل بحث رسالہ دفع البہتان العظیم عن حدیث الرسول
الکریم مین دیکھو)

سوال اول

اگر کوئی شخص کسیکو سودی قرض دلائے تو دلانے والا بھی گنہگار ہوگا یا نہین۔

جواب

زید نے جو عمرو کو ہمراہ لیکر خط زید سودی کا کرایا اور عمرو کو سودی قرض دلایا تو اعانت سود دینے پر ہوگئی کیونکہ اللہ فرماتا ہے لا تعاونوا علی الاثم والعدوان - یعنی گناہ اور ظلم کی بات پر مدد مت کرو - لہذا زید اعانت کے گناہ سے بری نہیں ہوسکتا کیونکہ سود کا معاملہ بہت نازک ہے سود کا لینے والا دینے والا لکھنے والا گواہی کرنے والا سب گناہ میں برابر ہیں - واللہ اعلم

سوال دوم

زید نے ایک رقعہ عمرو کے نام پر لکھا کہ آج کی تاریخ سے ایک ماہ بعد خواہ کم و بیش جس قدر تعداد و تاریخ رقعہ پر لکھی ہے اوس تاریخ کو تمکو روپیہ جس قدر لکھا ہے دینا پڑیگا تم اسپر دستخط کر دو کہ ہم تاریخ مقررہ پر روپیہ دینگے اور تم سے سود سے کچھ واسطہ نہیں سو بعد دستخط کرنے عمرو کے زید نے اوس رقعہ کو بازار میں اوس تاریخ مرقومہ تک کا سود کاٹ کر بیچ دیا مثل مہاجنی ہنڈوی کے مگر عمرو سے اور سود سے کچھ واسطہ نہیں عمرو کو تاریخ مقررہ پر جس قدر روپیہ لکھا ہے اوسکا دینا پڑے گا تو اس صورت میں عمرو پر کسی قسم کا الزام شرعی عائد ہوگا یا نہیں -

جواب دوم

میرے خیال میں عمرو پر کسی صورت سے الزام شرعی نہیں ہے جو الزام ہے زید پر ہے کہ اوس نے سود دیکر کاغذ کو بیچا - واللہ اعلم بالصواب ٭ حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال - اگر بعد نکاح کر لینے عورت کے پہلا گم شدہ خاوند آجاوے تو عورت کسکو ملیگی ٭

جواب - اگر میعاد شرعی گذرنیکے بعد خاوند آجاوے تو ہند پہلے خاوند کو نہ ملیگی کیونکہ اوسکا تو نکاح فسخ ہوچکا دوسرے نکاح میں رہیگی یہی فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے موطا صفحہ ۲۰۹ امام مالک میں ہے -

قال مالک وان تزوجت بعد انقضاء عدتها فدخل بها زوجها او لم یدخل بها فلا سبیل لزوجها الاول الیها - یعنی امام مالک نے کہا کہ جب عورت نے بعد انقضاء عدت کے نکاح کیا تو زوج اول کے لئے کچھ سبیل اوسپر نہیں ہے زرقانی نے اسکی شرح میں قول حضرت عمر کا ہی نقل کیا ہے - واللہ اعلم بالصواب - حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ ٭

سوال اول

(۱) کیا داڑھی منڈانا و کترانا اور رکھنا و نہ رکھنا برابر ہے۔

دوم (۲) تارک صلوٰۃ کیسا ہے مسلمان ہے یا نہیں اور کافر ہے تو کس درجہ کا۔

سوم۔ (۳) ہڈیون کی تجارت خواہ ہڈی ذبیحہ کی ہو یا غیر ذبیحہ کی حلال جانور کی ہو یا حرام کی کیسی ہے۔ بینوا بالبرہان توجروا الیوم یشیب له الولدان ۔

جوابات

(۱) داڑھی منڈانا ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ مشرک لوگ داڑھی منڈاتے تھے حضرت صلعم نے فرمایا ہے خالفوا المشرکین۔ مشرکونکا خلاف کرو۔ چنانچہ صحیح مسلم صفحہ ۱۲۹ مین ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔ یعنی خلاف کرو مشرکین کا داڑھی بڑھاؤ موچھین منڈاؤ۔ اور دوسری روایت مسلم مین ہے۔ عن ابن عمر عن النبی صلعم انه امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ جو لوگ داڑھی منڈاتے ہین یا کترواتے وہ ان احادیث کا خلاف کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب ۔

(۲) حدیث مین ہے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر یعنی جس نے جان بوجھکر نماز کو ترک کیا وہ کافر ہے اور مسلم کی روایت مین ہے فرق درمیان بندے مسلمان و کافر کے ترک صلوٰۃ ہے۔ اور ترمذی مین ہے صحابہ کسی فعل کے ترک کو کفر نہین جانتے تھے مگر نماز۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تارک صلوٰۃ کافر ہے مگر یہ کفر دون کفر ہے۔ جو شخص منکر اللہ و رسول کا ہے جیسے ہنود یہود و نصاریٰ ایسا کافر نہین ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

(۳) میری تحقیق مین حلال جانورونکی ہڈیونکی بیع جائز ہے حرام کی نہین۔ بخاری شریف صفحہ ۲۹۶ مین ہے قاتل اللہ الیھود حرمت علیہم الشحوم فجملوھا فباعوھا۔ یعنی اللہ تعالےٰ یہود کو قتل کرے اونپر چربی حرام کی گئی پس اسکو پگھلا کر فروخت کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ حرام چیز کی بیع جائز نہین ہے فقط

واللہ اعلم بالصواب حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال ایک شخص نے بکری پرورش کرنیکو کسی دوسرے کو قیمت مقرر کرکے اس شرط سے لیا کہ اگر امسال بچہ پیدا

برتقسیم لینگے اور آیندہ سال کا تمکو دینگے یا تو آدھوں آدھ مین شریک رہینگے اور اگر بچہ ہوجائے تو بڑی ہوگی اصلی قیمت چھوڑکر جو قیمت زائد ہوگی وہ آپس مین نصف نصف یا تہائی حصہ تقسیم کرلینگے آیا اس طور معاملہ جائز ہی ؟

جواب - ایسے معاملہ مین کوئی حرج نہین معلوم ہوتا بخاری مین ہے المسلمون علی شروطھم یعنی مسلمان اپنی شرط پر ہین - اور ایک روایت مین ہے الا شرطا احل حراما او کما قال - مگر وہ شرط جو حرام کو حلال کرے - یہ جو سوال مین شروط ہین اسمین کوئی حرام حلال نہین ہوتا لہذا انکے جواز مین قباحت نہین واللہ اعلم بالصواب - حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال - کیا فرماتے ہین آپ اس مسئلہ مین کہ ماہ شعبان المعظم کے شب برات کو ہمارے بستیون مین مسلمان لوگ چھوٹے بڑے جمع ہوکر گھر بہ گھر پھرتے ہین اور اپنے گھرون مین روشنی زائد کرکے برتنون مین پچور موسے میوہ وغیرہ بھر کر رکھتے ہین اور حضرت امیر حمزہ کے نام سے فاتحہ دیتے ہین اور بعضے بعضے جگہہ پر حضرت امیر حمزہ کی روشنی کیا رہ دین کرکے بولتے ہین اور بعد فاتحہ کے دھوم دھام سے بارود وغیرہ جلاتے ہین - یہ سب کرنا کیسا ہے - بینوا توجروا -

الجواب

شب برات مین روشنی زائد کرنا یا فاتحہ حضرت امیر حمزہ کا پڑھنا قرون ثلاثہ سے ثابت نہین ہوا اور جو بات قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر سے ثابت نہو وہ بدعت ہے - لہذا اسکے بدعت ہونے مین کچھ شبہہ نہین - فاعل اسکا بدعتی ہے - اور آتشبازی یا بارود کا جلانا اسراف ہے اللہ تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین یعنی کھاؤ پیو اسراف نکرو اللہ اسراف کرنے والونکو دوست نہین رکھتا ہے - اور قرون ثلاثہ مین بھی یہ فعل پایا نہین گیا نہ ائمہ اربعہ سے - لہذا یہ فعل بھی اسراف اور بدعت ہے - واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال ایک رافضی کہتا ہے کہ مولانا محمد سعید صاحب صحت الاعتقاد مین فرماتے ہین کہ اللہ جلشانہ عرش کے اوپر اس قدر بیٹھا کہ پیٹھ کے بل گر گیا اور بیہوش ہوگیا یہ اونکا قول ہے یا نہین -

الجواب

صحت الاعتقاد نامی کتاب (مولوی) محمد سعید کی نہین ہے اور نہ نواب صدیق حسن خان مرحوم کی
جو یہ کہتا ہے اوسکا دھوکھا ہے اور رافضی کا محض افترا ہے اس سے مسلمانون کو بچنا چاہیئے۔
واللہ اعلم بالصواب ۔ حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال۔ کھڑے ہوکر پانی پینا درست ہے یا نہین ۔ بینوا توجروا۔

الجواب

کھڑے ہوکر پینے کے بارے مین احادیث مختلفہ وارد ہوئی ہین مگر نہی کی احادیث راجح
اور قویہ ہین صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۱۷۳ مین ہے ۔ عن ابی سعید الخدری ان رسول
اللہ صلعم نہی عن الشرب قائما۔ یعنی حضرت صلعم نے کھڑے ہوکر پینے سے منع کیا ہے دوسری
روایت مین ہے لایشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقی ۔ یعنی کھڑے ہوکر کوئی تم مین کا نہ
پیوے اگر کھڑے ہوکر پیئے تو قے کردے ۔ جواز کی حدیث بھی اوس صفحہ مین ہے سقیت رسول
اللہ صلعم من زمزم وھو قائم یعنی مین نے رسول اللہ صلعم کو پانی زمزم پلایا حالانکہ
آپ کھڑے تھے ۔ تو دونون روایتون مین مطابقت یہ ہوگی کہ کھڑے ہوکر پینا پانی زمزم کا جائز
ہے باقی کا پینا جائز نہین خلاف اولے کے ہے ۔ واللہ اعلم ۔

سوال ۔ حقہ پینا و تمباکو کھانا کیسا ہے ۔ بینوا توجروا۔

الجواب

تمباکو کا پینا خواہ کھانا مکروہ ہے مگر پینا زائد تر منع ہے کیونکہ منھ مین بدبو ہو جاتی ہے ممانعت
کی حدیث یہ ہے نہی رسول اللہ صلعم عن کل مفتر ومسکر یعنی منع کیا رسول اللہ صلعم نے
ہر مسکر یعنی نشہ کرنے والی اور دماغ مین فتور کرنے والی سے ۔ غرض کھانے پینے سونگھنے سب سے
بچنا چاہیئے ۔ واللہ اعلم ۔

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ البنارسی ۔

سوال

مسلمان عورت کو ناک چھیدانا اور کیل یا نتھ پہننا جائز ہے یا نہین۔ بینوا توجروا۔

جواب

میری تحقیق مین ناک کا چھیدانا حضرت صلعم کی ازواج مطہرات و بنات طیبات سے ثابت نہیین ہے نہ حضرت صلعم کے زمانہ مین ہوا بلکہ عرب مین یہ امر مروج نہ تھا یہ رسم کفار ہنود کی ہے اور رسول اللہ صلعم نے کفار کی مشابہت سے منع کیا ہے اور نیز اسمین تغیر خلق اللہ لازم آتی ہے اور وہ منع ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال

ایک شخص نے اپنی بی بی کا مہر ایک ہزار روپیہ باندھ لیا اوس نے نقد مہر نہ دینے کے سبب دو ہزار روپیہ کی زمین مہر مین دیدیا یہ جائز ہے یا نہین۔

الجواب

اصل مہر ادیکے ذمہ ایک ہزار چاہئے تھا اگر ایک ہی ہزار کی زمین دیدیتا تو ذمہ سے بری ہوجاتا دو ہزار کی زمین جو اوس نے دیا ہے اوسکا فضل ہے اور زیادتی مہر سے زیادہ دینا بھی ہے اور جائز ہے اللہ تعالی فرماتا ہے و ان اردتم استبدال زوج مکان زوج و اتیتم احدٰهن قنطارا فلا تاخذوا منه شیئا یعنی اگر بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور تم نے اوسکو مال کثیر دیا ہے تو مت لو۔ اپنی زوجہ کو زائد دینا جائز ہے۔ خاوند کو اختیار ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد سعید البنارسی

سوال۔ ہم اہل حدیث کی نماز حنفی مقلد کے پیچھے ہوتی ہے یا نہین اگر ہوتی ہو تو کس دلیل سے اور نہین ہوتی تو کس دلیل سے۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ میری تحقیق مین حنفی مقلد کو جان بوجھکر امام نہ بنانا چاہئے۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم رواہ الدارقطنی یعنی اپنے امام اچھے لوگون کو بناؤ اگر اپنا اختیار نہین ہو کسی ایسی مسجد مین گئے کہ وہان

امام حنفی مقلد ہے تو بموجب آیت وارکعوا مع الراکعین یعنی صلوا مع المصلین وکما
الحسن صل وعلیہ بدعتہ کما رواہ البخاری وبوب بھذا فی جامعہ وحدیث صلوا خلف
کل بر وفاجر کے نماز اوسکے ہو جائیگی زیادہ بسط اس مسئلہ کے متعلق مین ثبوت تحریری مقدمہ
اٹاوہ مین لکھا ہے جسکا عنوان یہ ہے پہلے عربی پھر اردو پھر انگریزی۔ واللہ اعلم بالصواب

الراقم العاجز محمد سعید عفا اللہ عنہ

سوال

اگر کوئی زبردستی طلاق دے تو وہ طلاق واقع ہوتی ہے یا نہین۔

الجواب

طلاق زبردستی والے یعنی اکراہ سے واقع نہین ہوتی ہے۔ عن عائشۃ قالت سمعت رسول
اللہ صلعم یقول لا طلاق ولا عتاق فی اغلاق رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ ھکذا
فی نیل الاوطار وقال فیہ وقولہ فی اغلاق بکسر الھمزۃ وسکون الغین المعجمۃ وآخرہ
قاف فسرہ علماء العرب بالاکراہ یعنی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہو کہا مین نے سنا رسول
اللہ صلعم سے کہ طلاق اور عتاق زبردستی سے نہین ہوتی اغلاق کے معنی اکراہ کے ہین اور بخاری
جلد دوم مین ہو قال ابن عباس طلاق السکران والمستکرہ لیس بجائز یعنی ابن عباس نے
فرمایا کہ طلاق نشہ والی اور زبردستی کئے گئے کی جائز نہین ہو واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد سعید عفی عنہ

سوال

ایک عورت کو ایک لڑکی مردہ پیدا ہوئی اور چند روز کے بعد اوسکے بھائی کو لڑکی پیدا ہوئی
وہ عورت تین روز کے بعد اوس لڑکی کو گود مین محبت سے لیتی اور کبھی کبھی اوسکو اپنی
چھاتیون مین لگاتی اوسکی چھاتیون سے دودھ جاری ہوتا اور وہ دودھ پیتی اللہ کے فضل سے
وہ لڑکی سن شعور کو پہونچی اور اوس عورت کا ایک لڑکا عبدالمجید بالغ ہوا ایا اسکا نکاح اوس

DBA000002585URD

لڑکی سے درست ہی یا نہین ــــ بینوا توجروا۔

الجواب

عبدالمجید کا نکاح اوس لڑکی سے نہین ہوسکتا ہے بخاری جلد دوم مین ہے الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة یعنی جو عورتین رشتہ ولادت سے حرام ہو جاتی ہین جیسے بہن بیٹی ایسے ہی رضاعت سے بھی حرام ہوتی ہین یہ لڑکی عبدالمجید کی بہن رضاعی ہوتی ہی کیونکہ عبدالمجید کی والدہ کی چھاتیون سے دودھ نکلتا تھا دودھ لڑکی پی تی تھی واللہ اعلم بالصواب حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ۔

سوال

جس عورت کا خاوند مفقود ہو اوسکا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

جس عورت کا خاوند گم ہوجائے اور کوئی خبر نہ آوے توبحسب فتوی حضرت عمر رضکے وہ چار برس کے بعد چار ماہ دس یوم عدت گذار کر نکاح کرلے موطا امام مالک مین ہی۔ عن سعید ابن المسیب ان عمر بن الخطاب قال ایما امرأة فقدت زوجها فلم یدر این هو فانها تنتظر اربع سینین ثم تعتد اربعة اشهر وعشرا ثم تحل یعنی حضرت عمر رضو بن خطاب نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند گم ہوجاوے یعنی معلوم ہو کہ وہ کہان ہی وہ چار برس انتظاری کرے پھر چار ماہ دس یوم عدت گذارے پھر نکاح کریگی تو حلال ہوجایگی تو اب عورت کو چاہیے کہ بعد پہونچنے اس خط کے چار ماہ دس یوم عدت گذار کر نکاح کرلے یہی مذہب امام مالک کا ہے۔ وقت ضرورت حنفیون نے بھی اسپر عمل کیا ہے کتبہ محمد سعید از بنارس محلہ دارانگر۔

سوال

جس ایتم عورت کا نکاح دو ولی نے دو شخصون سے کرادیا اوسکا کون نکاح صحیح ہے۔

الجواب

نکاح پہلا جو لڑکی کی رضامندی سے ہوا ہے صحیح ہے دوسرا نکاح جو بغیر رضامندی لڑکی کے ہوا ہے

جائز نہین ہے۔ لڑکی کو اختیار ہے کہ اوس نکاح ثانی کو فسخ کردے عن ابن عباس ان النبی
صلعم قال الایم احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی نفسہا و اذنہا صماتہا
رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ بیوہ زیادہ مستحق ہے اپنے نفس کے
ساتھ ولی سے اور کنواری سے اوسکے نفس مین اذن کیا جائے اذن اوسکا خاموش رہنا
اوسکا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوہ بالغہ کو ولی سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہین ہے
عن خنساء بنت خدام ان اباہا زوجہا وہی ثیب فکرہت ذلک فاتت رسول اللہ
صلعم فرد نکاحہا رواہ البخاری کذا فی المشکوٰۃ یعنی خنسا بیٹی خدام کی کہتی ہین کہ اوسکے
باپ نے اوسکا نکاح کردیا حالانکہ وہ ثیبہ تھین اونھون نے اپنے نکاح کو ناپسند کیا رسول اللہ صلعم کی
خدمت مین آئی رسول اللہ صلعم نے اوسکا نکاح رد کردیا اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نکاح سے ناخوش ہو تو وہ نکاح مردود ہو سکتا ہے اگرچہ باپ نے
ہی نکاح پڑھایا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب ؛

حررہ محمد سعید عفا اللہ عنہ از بنارس محلہ دارانگر ۲۱ ذیقعدہ یوم یکشنبہ سنہ ۱۳۱۹ھ

تمام شد

باقی سنہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ کے فتاوی اول جلد مین صفحہ ۲۸ سے آخر تک مندرج ہین۔

خاکسار راقم محمد ابوالقاسم عفی عنہ

تنبیہ

خیر خواہان یہ گمان نکرین کہ مولانا محمد سعید صاحب مرحوم نے جتنے فتاوے لکھے تھے وہ اسیقدر ہین نہین
بلکہ بہت سے فتاوے بوجہ تکاسل و تساہل کے نقل نہین کئے گئے۔ افسوس! (عاجز ابوالقاسم بنارسی)

(کاتب: المعروف فدا حسین بنارسی)